چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن
علٰی
کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

تِلْكَ الرُّسُلُ

3

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان اور حضور انور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خصوصی فضائل

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

تِلْكَ	الرُّسُلُ [1]	فَضَّلْنَا [2]	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
یہ	رسول (ہیں)	ہم نے فضیلت دی	ان میں بعض (کو)	پر	بعض

یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی،

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَهُمْ
ان (رسولوں) میں سے	سے	کلام فرمایا	اللہ (نے)	اور	بلندی عطا کی	ان میں سے بعض (کو)

ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ

دَرَجٰتٍ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ	اَيَّدْنٰهُ
درجوں	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور	ہم نے مدد کی اس کی

درجوں بلندی عطا فرمائی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلَ	الَّذِيْنَ	مِنْ
پاکیزہ روح (جبریل) سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	آپس میں نہ لڑتے	وہ لوگ جو	سے

اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

بَعْدِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
ان (رسولوں) کے بعد (آئے)	سے	بعد (اس کے)	جو	آگئیں ان (پیروکاروں) کے پاس	کھلی نشانیاں

جبکہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں

1 ۔۔۔ لفظ "اَلرُّسُلُ" رسول کی جمع ہے

2 ۔۔۔ اصلِ نبوت یعنی نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام برابر ہیں البتہ ان کے درجات میں فرق ہے، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔

وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ

وَ	لٰكِنِ	اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ
اور	لیکن	انہوں نے اختلاف کیا (آپس میں)	تو ان میں سے	کوئی	ایمان لایا (ایمان پر قائم رہا)	اور

لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں کوئی مومن رہا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَ
ان میں سے	کوئی	کافر ہو گیا	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ آپس میں نہ لڑتے	اور

کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۲۵۳ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيْدُ ۲۵۳ (1)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ ارادہ کرتا ہے، وہ چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ اے

اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ
ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے	کہ

ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا

يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (2)	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا	خُلَّةٌ	وَّ	لَا
آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ

خرچ کر لو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

(1) ... اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے ملک میں اس کے ارادے کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کریں اور جو اس نے فرمایا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔ (2) ... قیامت کے دن وہی مال کام آئے گا جسے دنیا میں نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا اور یونہی صرف نیک دوست کام آئیں گے، اور شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہو گی اور وہ بھی صرف مسلمانوں کیلئے۔

لازوال دولت کے لئے قرآن کریم کا مطالعہ کریں

شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

شَفَاعَةٌ	وَ	الْكٰفِرُوْنَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ (1)	اَللّٰهُ	لَاۤ
شفاعت، سفارش	اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)	اللہ	نہیں

شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں ○ اللہ وہ ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ (2)	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ
کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور

لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ

لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ
نہ	نیند	اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ
کون	وہ	جو	شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ

یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

1 ۔۔۔ ظلم کے معنیٰ ہیں کسی چیز کو غلط جگہ استعمال کرنا۔ کافروں کا ایمان کی جگہ کفر اور طاعت کی جگہ معصیت اور شکر کی جگہ ناشکری کو اختیار کرنا ان کا ظلم ہے اور چونکہ یہاں ظلم کا سب سے بدتر درجہ مراد ہے اسی لئے فرمایا کہ کافر ہی ظالم ہیں۔ 2 ۔۔۔ یہ آیت "آیۃ الکرسی" کے نام سے مشہور ہے، اس میں ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلق انتہائی اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس میں جتنا غور کرتے جائیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے بارے میں عقائد اتنا ہی واضح ہوتے جائیں گے۔

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

بِشَیْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖۤ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ	وَسِعَ
کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے	وسعت میں لیا، سمالیا

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی

كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ

كُرْسِیُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	وَلَا یَـُٔوْدُهٗ
اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے

آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ

حِفْظُهُمَا	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾	لَاۤ	اِكْرَاهَ
ان دونوں کی حفاظت	اور	وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا	نہیں	زبردستی کرنا، مجبور کرنا

تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○ دین میں

فِی الدِّیْنِ ۙۗ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ

فِی الدِّیْنِ (1)	قَدْ	تَّبَیَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَیِّ	فَمَنْ
دین میں	تحقیق، بیشک	خوب واضح ہو گئی	ہدایت	سے	گمراہی	تو جو

کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے تو جو

یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

یَّكْفُرْ	بِالطَّاغُوْتِ (2)	وَ	یُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ
انکار کرے	شیطان کا	اور	ایمان لائے	اللہ پر	تو تحقیق، بیشک	اس نے تھام لیا، پکڑ لیا

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں

قرآنِ مجید سے ہدایت اور گمراہی پوری طرح ظاہر ہو چکی

اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے

(1) ـــ یاد رہے کہ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں مگر اسلام سے نکلنے سے مسلمان کو جبری روکا جائے گا کیونکہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا دینِ اسلام کی توہین اور دوسروں کیلئے بغاوت کا راستہ ہے جسے بند کرنا ضروری ہے۔ (2) ـــ ہر سرکش اور گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ شیطان، کاہن، جادوگر اور بت وغیرہ سب پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں آیت میں طاغوت سے بچنے کا فرمایا گیا کیونکہ اسلام پر مضبوطی سے وہی قائم رہ سکتا ہے جو بے دینوں کی صحبت، ان کی الفت، ان کی کتابیں دیکھنے، ان کے وعظ سننے سے دور ہے اور جو اپنے ایمان کی رسی پر خود ہی چھریاں چلائے گا اس کی رسی کا کٹنے سے بچنا مشکل ہے۔

بالعروۃ الوثقی ج لا انفصام لھا ط واللہ سمیع

سَمِيعٌ	اللهُ	وَ	لَهَا	انْفِصَامَ	لَا	الْوُثْقٰى	بِالْعُرْوَةِ
سننے والا	اللہ	اور	اس کے لئے	ٹوٹنا	نہیں	بہت مضبوط	حلقے، کڑے کو

بڑا مضبوط سہارا تھام لیا جس سہارے کو کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سننے والا،

علیم ﴿۲۵۶﴾ اللہ ولی الذین امنوا لا یخرجھم

يُخْرِجُهُمْ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَلِيُّ	اللهُ	عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾
وہ نکالتا ہے انہیں	ایمان لائے	ان لوگوں کا جو	والی، مددگار (ہے)	اللہ	جاننے والا

جاننے والا ہے ○ اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں

من الظلمت الی النور ط والذین کفروا اولیئھم

اَوْلِيٰٓـُٔهُمْ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	اِلَى النُّوْرِ (1)	مِّنَ الظُّلُمٰتِ
ان کے مددگار	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	اور	نور، روشنی کی طرف	اندھیروں سے

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے حمایتی

الطاغوت لا یخرجونھم من النور الی الظلمت ط اولئک

اُولٰٓئِكَ	الظُّلُمٰتِ	اِلَى	النُّوْرِ	مِّنَ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	الطَّاغُوْتُ
یہ لوگ	اندھیروں	کی طرف	نور، روشنی	سے	وہ نکالتے ہیں انہیں	شیطان (ہیں)

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ

اصحب النار ج ھم فیھا خلدون ﴿۲۵۷﴾ ع الم تر الی

اِلَى	اَلَمْ تَرَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾	فِيْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ
(اس) کی طرف	کیا تم نے نہ دیکھا	ہمیشہ رہنے والے	اس (آگ) میں	وہ	آگ والے (ہیں)

دوزخ والے ہیں، یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا

مسلمانوں کا والی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حامی شیاطین ہیں

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نمرود بادشاہ کا مناظرہ

ع ۳۴ ۲

(1) ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے اور کفر کی چونکہ سینکڑوں قسمیں ہیں جبکہ اسلام ایک ہی دین ہے، اس لئے یہاں "نور" کو واحد اور "ظلمات" کو جمع ذکر کیا گیا ہے۔

اَلَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ

اَلَّذِيْ	حَآجَّ (1)	اِبْرٰهٖمَ (2)	فِيْ	رَبِّهٖ	اَنْ	اٰتٰىهُ
جو (جس نے)	جھگڑا کیا	ابراہیم (سے)	(کے بارے) میں	اس کے رب	کہ	عطا کی، دی اسے

جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے

اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اللّٰهُ	الْمُلْكَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّيَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ	وَ
اللہ (نے)	بادشاہی	جب	کہا، فرمایا	ابراہیم (نے)	میرا رب	(وہ ہے) جو	زندہ کرتا ہے	اور

بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور

يُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَ اُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

يُمِيْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْيٖ	وَ	اُمِيْتُ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ
موت دیتا ہے	کہا (بادشاہ نے)	میں	زندہ کرتا ہوں	اور	مارتا ہوں	فرمایا	ابراہیم (نے)

موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِهَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ
پس بیشک	اللہ	لاتا ہے سورج کو	سے	مشرق	پس تو لے آ اسے	سے	مغرب

تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

فَبُهِتَ	الَّذِيْ	كَفَرَ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ
تو حیران رہ گیا	وہ جو (جس نے)	کفر کیا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت

وقف لازم

(1)۔۔۔ اس آیت سے عقائد میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، لہٰذا مناظرہ کرنا برا نہیں ہے البتہ اس میں جو تکبر و سرکشی اور حق کو قبول نہ کرنے کا پہلو داخل ہو گیا ہے وہ برا ہے اور اسی صورت کی علماء کرام مذمت بیان کرتے ہیں۔ (2)۔۔۔ اس آیت میں نور اور تاریکی والوں کی مثال کے طور پر نور والوں کے پیشوا سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تاریکی والوں کے پیشوا نمرود کا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان ج۱، ص۳۸۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کیے جانے کا واقعہ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ۚ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّهِیَ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾	اَوْ (1)	كَالَّذِیْ (2)	مَرَّ	عَلٰى	قَرْیَةٍ	وَّ	هِیَ
ظلم کرنے والے	یا	(اس) کی طرح جو	گزرا	پر	ایک بستی	اور	وہ

نہیں دیتا۔ یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی

خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَاۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

خَاوِیَةٌ	عَلٰى	عُرُوْشِهَا	قَالَ	اَنّٰى	یُحْیٖ	هٰذِهِ	اللّٰهُ
گری ہوئی (تھی)	پر	اپنی چھتوں	کہا	کیسے	زندہ کرے گا	اسے	اللہ

اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں

بَعْدَ مَوْتِهَاۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗؕ

بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةَ عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهٗ
بعد	اس کی موت (کے)	تو موت دی اسے	اللہ (نے)	سو سال	پھر	زندہ کردیا اسے

ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا،

قَالَ كَمْ لَبِثْتَؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ

قَالَ	كَمْ	لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	یَوْمًا	اَوْ
فرمایا	کتنا (عرصہ)	تم ٹھہرے	کہا، عرض کی	میں ٹھہرا ہوں گا	ایک دن	یا

(پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا

بَعْضَ یَوْمٍؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

بَعْضَ یَوْمٍ	قَالَ	بَلْ	لَّبِثْتَ	مِائَةَ عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى
دن کا کچھ حصہ	فرمایا	بلکہ	تم ٹھہرے	سو سال	پس دیکھ	کی طرف

ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سو سال ٹھہرا ہے اور

1 ... اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ... اکثر مفسرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے۔

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

طَعَامِكَ	وَ	شَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَ	انْظُرْ	اِلٰى	حِمَارِكَ
اپنے کھانے	اور	اپنے پانی	وہ بدبودار نہیں ہوا	اور	دیکھ	کی طرف	اپنے گدھے

اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں)

وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ

وَ	لِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَ	انْظُرْ	اِلَى	الْعِظَامِ
اور	تاکہ ہم بنادیں تمہیں	نشانی	لوگوں کے لئے	اور	دیکھ	کی طرف	ہڈیوں

اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا

كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا	لَحْمًا	فَلَمَّا
کیسے	ہم اٹھادیتے ہیں (زندہ کرتے ہیں) انہیں	پھر	ہم پہناتے ہیں انہیں	گوشت	تو جب

کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
واضح ہوگیا، ظاہر ہوگیا (یہ معاملہ)	اس کے لئے	کہا	میں جانتا ہوں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

یہ معاملہ اس پر ظاہر ہوگیا تو وہ بول اُٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ (1)	رَبِّ	اَرِنِيْ	كَيْفَ
قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	دکھا مجھے	کیسے

قادر ہے ○ اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھادے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور چار پرندوں کو زندہ کئے جانے کا واقعہ

(1)۔۔۔ اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک اور واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۳ کا مطالعہ فرمائیں۔

تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰی

تُحۡیِ	الۡمَوۡتٰی	قَالَ	اَوَ	لَمۡ تُؤۡمِنۡ	قَالَ	بَلٰی
تو زندہ کرے گا	مردوں (کو)	کہا، فرمایا	کیا اور	تم یقین نہیں رکھتے	کہا، عرض کی	کیوں نہیں

کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں

وَّلٰکِنۡ لِّیَطۡمَئِنَّ قَلۡبِیۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَۃً مِّنَ الطَّیۡرِ

وَ	لٰکِنۡ	لِّیَطۡمَئِنَّ	قَلۡبِیۡ	قَالَ (1)	فَخُذۡ	اَرۡبَعَۃً	مِّنَ	الطَّیۡرِ
اور	لیکن	تاکہ مطمئن ہوجائے	میرا دل	کہا، فرمایا	تو پکڑلو	چار	سے	پرندوں

مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑلو

فَصُرۡہُنَّ اِلَیۡکَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ

فَصُرۡہُنَّ	اِلَیۡکَ	ثُمَّ	اجۡعَلۡ	عَلٰی	کُلِّ جَبَلٍ
پھر مانوس کرلو انہیں	اپنی طرف	پھر	(ذبح کرکے) رکھ دو	پر	ہر پہاڑ

پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر

مِّنۡہُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُہُنَّ یَاۡتِیۡنَکَ سَعۡیًا ؕ وَ

مِّنۡہُنَّ	جُزۡءًا	ثُمَّ	ادۡعُہُنَّ	یَاۡتِیۡنَکَ	سَعۡیًا	وَ
ان (کے گوشت) میں سے	ایک حصہ	پھر	بلاؤ انہیں	وہ آئیں گے تمہارے پاس	دوڑتے ہوئے	اور

رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور

اعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ

اعۡلَمۡ	اَنَّ	اللّٰہَ	عَزِیۡزٌ	حَکِیۡمٌ ﴿۲۶۰﴾	مَثَلُ	الَّذِیۡنَ	یُنۡفِقُوۡنَ (2)
جان لو	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ان لوگوں کی مثال جو

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال

ع ٣٥

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ بہت بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرماتا، ان کی دعائیں قبول کرتا، یہاں تک کہ ان کی دعاؤں سے مردے بھی زندہ فرمادیتا ہے۔ (2)...اس آیت میں واجب یا نفل کی قید کے بغیر خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے نیز نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے کسی عالم یا طالبِ علم کی مدد کرنا، غریب کو کھانا، کپڑے، دوائی یا راشن وغیرہ دلا دینا۔

صدقہ قبول ہونے کی دو شرائط، احسان نہ جتانا اور تکلیف نہ دینا

اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ

اَمْوَالَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَمَثَلِ حَبَّةٍ	اَنْۢبَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلَ	فِيْ
اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ	دانے کی مثال جیسی (ہے)	اس نے اگائیں	سات	بالیاں	میں

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں،

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ	مِّائَةُ حَبَّةٍ	وَ	اللّٰهُ	يُضٰعِفُ (1)	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
ہر بالی	سو دانے	اور	اللہ	بڑھا دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	اللہ

ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾	اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
وسعت والا	علم والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ

ثُمَّ	لَا يُتْبِعُوْنَ	مَآ	اَنْفَقُوْا	مَنًّا	وَّ	لَآ	اَذًى (2)
پھر	پیچھے نہیں لاتے	(اس کے) جو	انہوں نے خرچ کیا	احسان جتانا	اور	نہ	تکلیف دینا

پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر

ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا

(1) ...یاد رہے کہ نیک اعمال تو یکساں ہوتے ہیں مگر اخلاص، حسن نیت اور نسبت وغیرہ میں فرق کی وجہ سے بعض اوقات ثواب میں بہت فرق ہوتا ہے۔ (2) ...صدقہ دینے کے بعد احسان جتانا اور جسے صدقہ دیا اسے تکلیف دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ احسان جتانا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور یوں اس کا دل میلا کریں اور تکلیف دینا یہ ہے کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح اس پر دباؤ ڈالیں۔

صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ

وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾	قَوْلٌ	مَّعْرُوْفٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ (1)
اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	بات	اچھی	اور	معاف کرنا، درگزر کرنا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

خَيْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	يَّتْبَعُهَآ	اَذًى	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾
بہتر (ہے)	سے	صدقہ	پیچھے ہو اس کے	ستانا	اور	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	حلم والا

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے ○

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	باطل نہ کردو، ضائع نہ کردو	اپنے صدقات	احسان جتانے کے ساتھ

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال

وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

وَ	الْاَذٰى	كَالَّذِيْ	يُنْفِقُ	مَالَهٗ	رِئَآءَ النَّاسِ (2)
اور	تکلیف (کے ساتھ)	(اس) کی طرح جو	خرچ کرتا ہے	اپنا مال	لوگوں کو دکھانے (کے لئے)

برباد نہ کردو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

وَ	لَا يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	فَمَثَلُهٗ
اور	وہ ایمان نہیں لاتا	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	تو اس کی مثال

اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال

(1)... اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے خوش خلقی سے اچھی بات کہی جائے جو اسے ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ سائل کو کچھ نہ دینے کی صورت میں اس سے اچھی بات کہنا اور اس کی زیادتی کو معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اسے عار دلائی جائے یا احسان جتایا جائے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ (2)... اس سے معلوم ہوا کہ ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ	فَأَصَابَهُ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهُ
چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو پہنچی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر

صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ

صَلْدًا	لَا يَقْدِرُونَ	عَلَىٰ شَيْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوا[1]	وَ	اللَّهُ
صاف پتھر	وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	اللہ

کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْكَافِرِينَ	وَ	مَثَلُ	الَّذِينَ	يُنفِقُونَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی	اور	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور جو لوگ اپنے مال

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے والوں کی مثال

أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

أَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَاءَ	مَرْضَاتِ اللَّهِ	وَ	تَثْبِيتًا	مِّنْ	أَنفُسِهِمْ
اپنے اموال	چاہنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	ثابت قدم رکھنے (کے لئے)	سے	اپنے دل

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں

كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج

كَمَثَلِ جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	أَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَآتَتْ	أُكُلَهَا	ضِعْفَيْنِ
باغ کی مثال جیسی	(جو) اونچی جگہ پر (ہو)	پہنچی اسے	تیز بارش	تو وہ لایا	اپنا پھل	دگنا

ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا

[1] ۔۔۔ اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح صدقہ کی اجازت ہے لیکن اپنی قلبی حالت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں ریاکاری، احسان جتلانا اور ایذا دینا تینوں بد اعمال کی بھرمار ہے۔ پیسہ خرچ کرکے اپنے نام کے بینر لگوانا یا اپنی تصویر یا خبر چھپوانا عام معمول ہے، یونہی اگر خاندان میں کوئی کسی کی مدد کردے تو زندگی بھر اسے دباتا رہتا ہے اور جب دل کرے سب لوگوں کے سامنے اسے رسوا کر دیتا ہے، یہ نہایت برا ہے۔

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے اور اخلاص سے دینے والی مثال

فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

فَاِنْ	لَّمْ یُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ (1)	وَ	اللّٰهُ	بِمَا
پھر اگر	نہ پہنچے اسے	تیز بارش	تو ہلکی سی پھوار، اوس (کافی ہے)	اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)

پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾	اَیَوَدُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	کیا پسند کرے گا	تم میں سے کوئی ایک	کہ	ہو

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ

لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

لَهٗ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِیْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اس کے لئے	ایک باغ	سے	کھجور	اور	انگوروں (کا)	بہتی ہوں	سے	اس کے نیچے

اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

الْاَنْهٰرُ	لَهٗ	فِیْهَا	مِنْ	كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	اَصَابَهُ
نہریں، ندیاں	اس کے لئے (ہو)	اس (باغ) میں	سے	ہر (طرح کا) پھل	اور	پہنچ جائے، آجائے اسے

بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ

الْكِبَرُ	وَ	لَهٗ	ذُرِّیَّةٌ	ضُعَفَآءُ	فَاَصَابَهَاۤ	اِعْصَارٌ
بڑھاپا	اور (حالانکہ)	اس کے لئے (ہوں)	بچے	کمزور، ناتواں	پھر آئے اس (باغ) پر	ایک بگولا

بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور وناتواں بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے

(1)...اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے دلوں کو ایمان پر استقامت دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی باخلاص مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ فقط مال کی مقدار۔

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

فِيْهِ	نَارٌ	فَاحْتَرَقَتْ (1)	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ
اس میں (ہو)	آگ	تو وہ باغ جل جائے	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں

جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

لَعَلَّكُمْ	تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَنْفِقُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا
تاکہ تم	غور و فکر کرو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خرچ کرو	سے	پاکیزہ	جو

تاکہ تم غور و فکر کرو ○ اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں

كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ

كَسَبْتُمْ	وَ	مِمَّآ	اَخْرَجْنَا	لَكُمْ	مِّنَ	الْاَرْضِ	وَ
تم نے کمایا	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے نکالا	تمہارے لئے	سے	زمین	اور

سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور

لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

لَا تَيَمَّمُوا	الْخَبِيْثَ	مِنْهُ	تُنْفِقُوْنَ	وَ	لَسْتُمْ
ارادہ نہ کرو	ردی چیز (دینے کا)	اس (کمائی) میں سے	خرچ کرتے ہوئے	اور (حالانکہ)	تم نہیں ہو

خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو)

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

بِاٰخِذِيْهِ	اِلَّآ	اَنْ	تُغْمِضُوْا (2)	فِيْهِ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ
پکڑنے والے ، لینے والے اسے	مگر	یہ کہ	چشم پوشی کرو	اس میں	اور	جان لو	بیشک

تم اسے چشم پوشی کئے بغیر قبول نہیں کرو گے اور جان رکھو کہ

راہِ خدا میں پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرنا چاہئے

راہِ خدا میں ناقص اور گھٹیا مال دینے کی ممانعت

ع ٣٦

(1) ... اللہ اکبر! کس قدر دل دہلا دینے والی مثال ہے۔ اے کاش کہ ہم سمجھ جائیں اور اپنے تمام اعمال، نماز، ذکر و درود، تلاوت و نعت خوانی، حج و عمرہ، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچالیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا شروع کر دیں۔

(2) ... بہت سے لوگ خود تو اچھا استعمال کرتے ہیں لیکن جب راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے تو ناقابلِ استعمال اور گھٹیا قسم کا مال دیتے ہیں۔ ان کیلئے اس آیت میں عبرت ہے۔ اگر کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہے لیکن آدمی کو خود پسند نہیں تو اسے دینے میں حرج نہیں، حرج تب ہے جب چیز اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ناپسند ہو۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر تنگدستی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے

اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

اللّٰهَ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾	اَلشَّيْطٰنُ	يَعِدُكُمُ	الْفَقْرَ (1)	وَ
اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	تعریف کیا ہوا	شیطان	ڈراتا ہے تمہیں	محتاجی، تنگدستی (سے)	اور

اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے ○ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً

يَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَ	اللّٰهُ	يَعِدُكُمْ	مَّغْفِرَةً
حکم دیتا ہے تمہیں	بے حیائی کا	اور	اللہ	وعدہ فرماتا ہے تم سے	مغفرت، بخشش (کا)

بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش

علم و حکمت کی فضیلت

مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۖۙ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ

مِّنْهُ	وَ	فَضْلًا	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾	يُّؤْتِي	الْحِكْمَةَ	مَنْ
اپنی طرف سے	اور	فضل (کا)	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا	دیتا ہے	حکمت	جسے

اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

يَّشَآءُ	وَ	مَنْ	يُّؤْتَ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِيَ	خَيْرًا	كَثِيْرًا
وہ چاہے	اور	جسے	دی گئی	حکمت	تو تحقیق، بیشک	اسے دی گئی	بھلائی	کثیر، بہت

دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی

کوئی صدقہ اور منت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

وَ	مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾	وَ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ
اور	نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اور	جو	تم خرچ کرو

اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور تم جو خرچ

(1)۔۔۔ شیطان طرح طرح سے وسوسے دلاتا ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے لہٰذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز رسومات پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

مِنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

مِنْ	نَّفَقَةٍ	اَوْ	نَذَرْتُمْ	مِّنْ	نَّذْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سے	کوئی خرچ	یا	تم نذر مانو	سے	کوئی نذر	پس بیشک	اللہ

کرو یا کوئی نذر مانو اللہ

يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

يَعْلَمُهٗ (1)	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾	اِنْ	تُبْدُوا
جانتا ہے اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	کوئی مددگار	اگر	تم ظاہر کرو

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اگر تم اعلانیہ

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَ	اِنْ	تُخْفُوْهَا	وَ	تُؤْتُوْهَا
صدقات، خیراتیں	تو کیا ہی اچھی ہے	وہ (خیرات)	اور	اگر	تم چھپاؤ اسے	اور	دو اسے

خیرات دو گے تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم چھپا کر

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ (2)	وَ	يُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
فقیروں (کو)	تو وہ	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	مٹادے گا	تم سے	سے

فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہاری کچھ

سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾	لَيْسَ
تمہاری برائیوں (گناہوں کو)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	نہیں ہے

برائیاں مٹادے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ لوگوں کو

صدقہ چھپا کر اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہے

کسی کو ہدایت دے دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

(1)... یہاں آیت میں وعدہ اور وعید دونوں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ فرمایا گیا کہ تم جو خرچ کرو خواہ نیکی میں یا بدی میں یونہی تم جو نذر مانو، اچھے کام کی یا گناہ کے کام کی، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تو اچھے عمل، خرچ اور نذر پر ثواب دے گا جبکہ گناہ کے عمل، خرچ اور نذر پر سزا دے گا۔

(2)... اکثر و بیشتر اعمال میں یہی قاعدہ ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہیں لیکن ریاکاری کیلئے اعلانیہ کرنا حرام ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے کرنا ثواب ہے۔ مشائخ و علماء بہت سے اعمال اعلانیہ اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے مریدین و متعلقین کو ترغیب ہو۔

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

عَلَيْكَ [1]	هُدٰىهُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تم پر	ہدایت دے دینا انہیں	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	اور

ہدایت دے دینا تم پر لازم نہیں، ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ

مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَ	مَا تُنْفِقُوْنَ
جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (اچھی چیز)	تو تمہاری جانوں کے لئے (ہے)	اور	خرچ نہ کرو

تم جو اچھی چیز خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے ہی فائدہ مند ہے اور تم

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
مگر	چاہنے (کے لئے)	وجہ اللہ (اللہ کی خوشنودی)	اور	جو	تم خرچ کرو گے	سے

اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے ہی خرچ کرو اور جو مال تم خرچ کرو

خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
بھلائی (مال)	پورا پورا دیا جائے گا	تمہاری طرف (تمہیں)	اور	تم	ظلم نہیں کئے جاؤ گے

گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لِلْفُقَرَآءِ [2]	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
فقیروں کے لئے	وہ لوگ جو	روک دیئے گئے	میں	اللہ کی راہ	طاقت نہیں رکھتے

ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ ہمیں ہی ہوگا

صدقات کے مصرف محتاجی کے باوجود نہ مانگنے والے غیور لوگ ہیں

(1)... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بشیر و نذیر اور داعی یعنی دعوت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ کا فرض دعوت دینے سے پورا ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ جدوجہد آپ پر لازم نہیں۔

(2)... یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ

ضَرْبًا	فِي الْأَرْضِ	يَحْسَبُهُمُ	الْجَاهِلُ	أَغْنِيَاءَ	مِنَ
چلنے پھرنے (کی)	زمین میں	سمجھتے ہیں انہیں	ناواقف	مالدار	سے

چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

التَّعَفُّفِ	تَعْرِفُهُمْ	بِسِيمَاهُمْ [1]	لَا يَسْأَلُونَ	النَّاسَ
سوال نہ کرنے (کی وجہ سے)	تم پہچان لوگے انہیں	ان کی نشانی سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگوں (سے)

سمجھتے ہیں۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

إِلْحَافًا	وَ	مَا	تُنْفِقُوا	مِنْ	خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	بِهِ
لپٹ کر، گڑگڑا کر	اور	جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (مال)	پس بیشک	اللہ	اس کو

نہیں کرتے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

پوشیدہ اور اعلانیہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا اجر و ثواب

الربع ع

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	بِاللَّيْلِ	وَ	النَّهَارِ	سِرًّا
جاننے والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور	دن (میں)	پوشیدہ

جانتا ہے ○ وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ

وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

وَ	عَلَانِيَةً	فَلَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ
اور	اعلانیہ	تو ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف

اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف

[1] ۔۔۔ انہی حضرات کی صف میں وہ علماء و طلبہ و مبلغین و خادمینِ دین داخل ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی عزت و وقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتے اور اپنے فقر کو بھی چھپاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے کہ تحقیق کرنے سے ان کی زندگیوں کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا۔

وقف منزل

سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾	اَلَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا (1)
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	سود

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ سود کھاتے ہیں

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ

لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ
وہ کھڑے نہیں ہوں گے	مگر	جس طرح	کھڑا ہوتا ہے	جو (جسے)	پاگل بنا دے اسے	شیطان

وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر

مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ

مِنَ	الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	الْبَيْعُ
سے	چھونے	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے کہا	صرف، ہی	خرید و فروخت، تجارت

پاگل بنا دیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو

مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

وقف لازم

مِثْلُ الرِّبٰوا	وَ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ	وَ	حَرَّمَ	الرِّبٰوا (2)
سود کی مثل (ہے)	اور (حالانکہ)	حلال فرمائی	اللہ (نے)	خرید و فروخت	اور	حرام کیا	سود

سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى
تو جس شخص	آئے اس کے پاس	کوئی نصیحت	کی طرف سے	اس کے رب	پھر وہ رک گیا، باز آ گیا

تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آ گیا

(1) ۔۔۔ اس آیت میں مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا غضب اور جہنم کمانے والوں کے ایک بڑے طبقے یعنی سود خوروں کا ذکر اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

(2) ۔۔۔ یہاں سود خوروں کا وہ شبہ بیان کیا جا رہا ہے جو زمانہ اسلام سے پہلے سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ وہ یہ کہ تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟ دونوں ایک جیسے تو ہیں۔ تجارت میں کوئی سامان دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور سود میں رقم دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور مسلمان کیلئے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ

فَلَهٗ	مَا	سَلَفَ (1)	وَ	اَمْرُهٗۤ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ
تو اس کے لئے	وہ جو	پہلے گزر چکا (لے چکا)	اور	اس کا معاملہ	کی طرف (کے سپرد)	اللہ	اور

تو اس کیلئے حلال ہے وہ جو پہلے گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

مَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ (2)
جو	لوٹے (دوبارہ سود کھائے)	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

جو دوبارہ ایسی حرکت کریں گے تو وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

يَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا	وَ	يُرْبِي	الصَّدَقٰتِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور	بڑھاتا ہے	صدقات	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

نیک مسلمانوں کا اجر و ثواب

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُلَّ كَفَّارٍ	اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ہر بڑے ناشکرے	بڑے گنہگار (کو)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے

ناشکرے، بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَهُمْ
اچھے، نیک	اور	قائم کی	نماز	اور	ادا کی، دی	زکوٰۃ	ان کے لئے

کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا

(1) ــــ سود کا لین دین چونکہ ایک عرصے سے چلتا آرہا تھا تو فرمایا گیا کہ جب حکمِ الٰہی نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کرتے ہوئے جو آئندہ سود لینے سے باز آ گیا تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو وہ لیتا رہا اس پر اس کی کوئی گرفت نہ ہو گی اور اس کی معافی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

(2) ــــ سود کو حلال سمجھ کر کھانے والا کافر ہے کیونکہ یہ حرام قطعی ہے اور کسی بھی حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص سود کو حرام سمجھتے ہوئے کھائے تو وہ سخت گناہگار ہے اور عرصۂ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود چھوڑنے کا حکم

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ

یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا

یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ذَرُوْا
غمگین ہوں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	چھوڑ دو

غمگین ہوں گے ○ اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور

سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید

مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

مَا	بَقِیَ	مِنَ	الرِّبٰوا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾	فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
وہ جو	باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ کرو (ایسا)

جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو ○ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ

فَاْذَنُوْا [1]	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	اِنْ
تو جان لو، یقین کر لو	لڑائی کا	کی طرف سے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور	اگر

تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کر لو اور اگر

تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ

تُبْتُمْ	فَلَكُمْ	رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَ
تم توبہ کرو	تو تمہارے لئے	اپنے مالوں کا اصل حصہ	نہ تم ظلم کرو (نہ نقصان پہنچاؤ)	اور

تم توبہ کرو تو تمہارے لئے اپنا اصل مال لینا جائز ہے۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور

(1)۔۔۔ یہ شدید ترین وعید ہے، کس کی مجال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن اصحاب کا سودی معاملہ تھا انہوں نے اپنے سودی مطالبات چھوڑ دیئے اور سود لینے دینے سے توبہ کر لی۔ لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان دانشوروں کا حال یہ ہے کہ وہ توبہ کی بجائے آگے سے خود اللہ تعالیٰ کو اعلانِ جنگ کر رہے ہیں اور سود کی اہمیت و ضرورت پر کتابیں، آرٹیکل، مضامین اور کالم لکھ رہے ہیں۔

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ [1]	وَ	اِنْ	كَانَ	ذُوْ عُسْرَةٍ	فَنَظِرَةٌ	اِلٰى
نہ تم پر ظلم کیا جائے (نہ نقصان اٹھاؤ)	اور	اگر	ہو	تنگی والا، مفلس (مقروض)	تو مہلت دینا	تک

نہ تمہیں نقصان ہو○ اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

مَيْسَرَةٍ	وَ	اَنْ	تَصَدَّقُوْا	خَيْرٌ [2]	لَّكُمْ	اِنْ
آسانی	اور	یہ کہ	تم (قرض) صدقہ کردو	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اور تمہارا قرض کو صدقہ کر دینا تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾	وَ	اتَّقُوْا	يَوْمًا	تُرْجَعُوْنَ	فِيْهِ
تم جان لیتے	اور	ڈرو	(اس) دن (سے)	لوٹائے جاؤ گے	اس میں

تم جان لو○ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

اِلَى	اللّٰهِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ
کی طرف	اللہ	پھر	بھرپور دیا جائے گا (بدلہ)	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا	اور

لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
وہ	ظلم نہیں کئے جائیں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان پر ظلم نہیں ہو گا○ اے ایمان والو جب

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے اور قرض معاف کرنے کی ترغیب

قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم

ادھار کا معاملہ لکھنے کا حکم

ع ۳۸ ۸ ۲

[1] یہ آیت اگرچہ سود کے حوالے سے ہے لیکن عمومی زندگی میں بھی شریعت اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ نہ ظلم کیا جائے اور نہ ظلم برداشت کیا جائے یعنی ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بعض اوقات ظلم کو برداشت کرنا ظالم کو مزید جری کرتا ہے، ہاں جہاں عفو و درگزر کی صورت بنتی ہو وہاں اسے اختیار کیا جائے۔

[2] معلوم ہوا کہ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دینا اجرِ عظیم کا سبب ہے۔ اس کے مزید فضائل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۴۲۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ

تَدَايَنْتُمْ	بِدَيْنٍ	اِلٰٓى	اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوْهُ (1)	وَ	لْيَكْتُبْ
لین دین کرو	قرض کا	تک	مدت	مقررہ	تو لکھ لو اسے	اور	چاہئے کہ لکھے

تم ایک مقرر مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ

بَّيْنَكُمْ	كَاتِبٌۢ	بِالْعَدْلِ	وَ	لَا يَاْبَ	كَاتِبٌ	اَنْ
تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف کے ساتھ	اور	انکار نہ کرے	لکھنے والا	(اس سے) کہ

کسی لکھنے والے کو انصاف کے ساتھ (معاہدہ) لکھنا چاہئے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

معاہدہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے

يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

يَّكْتُبَ	كَمَا	عَلَّمَهُ	اللّٰهُ	فَلْيَكْتُبْ	وَ	لْيُمْلِلِ
لکھے	جیسے	سکھایا اسے	اللہ (نے)	پس اسے لکھ دینا چاہئے	اور	وہ لکھوائے

جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس شخص پر

الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

الَّذِىْ	عَلَيْهِ	الْحَقُّ	وَ	لْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ
جس	اس پر	حق (قرض ہے)	اور	اسے ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)

حق لازم آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے

جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوالے

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ

وَ	لَا يَبْخَسْ	مِنْهُ	شَيْـًٔا	فَاِنْ	كَانَ	الَّذِىْ	عَلَيْهِ
اور	کم نہ کرے	اس (قرض) سے	کچھ	پھر اگر	ہو	وہ جس	اس پر

اور اس حق میں سے کچھ کمی نہ کرے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ

(1)...جب ادھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا خرید و فروخت، رقم پہلے دی ہو اور مال بعد میں لیتا ہے یا مال ادھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرنی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوانس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں معاہدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکلیف سے بچاتا ہے جبکہ ہمارے زمانے میں تو اس حکم پر عمل کرنا انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ

الْحَقُّ	سَفِيهًا	أَوْ	ضَعِيفًا	أَوْ	لَا يَسْتَطِيعُ	أَنْ	يُمِلَّ
حق (قرض ہے)	ناسمجھ، کم عقل	یا	کمزور	یا	طاقت نہ رکھتا ہو	کہ	لکھوائے

بے عقل یا کمزور ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو

هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۗ وَاسْتَشْهِدُوا

هُوَ	فَلْيُمْلِلْ	وَلِيُّهُ (1)	بِالْعَدْلِ	وَ	اسْتَشْهِدُوا (2)
وہ	تو چاہئے کہ لکھوائے	اس کا ولی، سرپرست	انصاف کے ساتھ	اور	گواہ بنالو

تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے

شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ

شَهِيدَيْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	فَإِنْ	لَّمْ يَكُونَا	رَجُلَيْنِ
دو گواہ	سے	اپنے مردوں	پھر اگر	نہ ہوں	دو مرد

مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

فَرَجُلٌ	وَّ	امْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَآءِ
تو ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو	سے	گواہوں

تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

اَنْ	تَضِلَّ	اِحْدٰىهُمَا	فَتُذَكِّرَ	اِحْدٰىهُمَا	الْاُخْرٰى
کہ	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلادے	ان میں سے ایک (کو)	دوسری

تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلادے،

(1)۔۔۔اگر کسی کو خود لکھنا نہیں آتا جیسے کوئی بچہ ہے یا انتہائی بوڑھا یا نابینا وغیرہ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوالے اور جسے لکھنے کا کہا جائے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لکھنا لوگوں کی مدد کرنا ہے اور لکھنے والے کا اس میں کوئی نقصان بھی نہیں تو مفت کا ثواب کیوں چھوڑے۔ (2)۔۔۔لین دین کا معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بھی بنالینے چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئیں۔ گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا چاہیے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا

لَا تَسْـَٔمُوْٓا (1)	وَ	دُعُوْا	اِذَا مَا	الشُّهَدَآءُ	لَا يَأْبَ	وَ
تم اکتاؤ نہیں	اور	بلائے جائیں	جب	گواہ	انکار نہ کریں	اور

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں اور

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ

اَجَلِهٖ	اِلٰۤى	كَبِيْرًا	اَوْ	صَغِيْرًا	تَكْتُبُوْهُ	اَنْ
اس کی مدت	تک	بڑا	یا	چھوٹا (ہو قرض)	لکھو اسے	(اس سے) کہ

قرض چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مدت تک لکھنے میں اکتاؤ نہیں۔

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

لِلشَّهَادَةِ	اَقْوَمُ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	اَقْسَطُ	ذٰلِكُمْ
گواہی کو	زیادہ قائم رکھنے والا	اور	اللہ کے نزدیک	زیادہ انصاف والا ہے	یہ (جو کچھ بیان ہوا)

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں

وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

تِجَارَةً	تَكُوْنَ	اَنْ	اِلَّاۤ	اَلَّا تَرْتَابُوْۤا	اَدْنٰۤى	وَ
تجارت (کا)	ہو (معاملہ)	یہ کہ	مگر	(اس سے) کہ تم شک میں نہ پڑو	زیادہ قریب ہے	اور

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تم (بعد میں) شک میں نہ پڑو (ہر معاہدہ لکھا کرو) مگر یہ کہ کوئی

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	فَلَيْسَ	بَيْنَكُمْ	تُدِيْرُوْنَهَا	حَاضِرَةً
تمہارے اوپر	تو نہیں	اپنے درمیان (آپس میں)	لیتے دیتے ہوا سے	موجود، ہاتھوں ہاتھ

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی

1 ۔۔ قرض کے معاملات لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقدار، نوعیت اور مدت تک لکھ لینی چاہئے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے جس سے بندوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گواہی ٹھیک اور آسان رہے گی، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ صاف رہے گا اور ایک دوسرے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہو گی۔

سودا کرتے وقت گواہ بنانے اور کاتب و گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ اَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪

جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَ	اَشْهِدُوْۤا	اِذَا	تَبَايَعْتُمْ
کوئی گناہ، کوئی حرج	کہ نہ لکھو تم اسے	اور	گواہ بنالیا کرو	جب	تم آپس میں خرید و فروخت کرو

حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو

وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَ اِنْ

وَ	لَا يُضَآرَّ (1)	كَاتِبٌ	وَّ	لَا	شَهِيْدٌ	وَ	اِنْ
اور	نہ نقصان پہنچایا جائے (یا) نہ نقصان پہنچائے	لکھنے والا	اور	نہ	گواہ	اور	اگر

اور نہ کسی لکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا کوئی نقصان پہنچائے اور نہ گواہ) اور اگر

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ

تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌۢ	بِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
تم کرو گے (ایسا)	تو بیشک وہ	نافرمانی (ہوگی)	تمہاری	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور

تم ایسا کرو گے تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور

يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ

يُعَلِّمُكُمُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	اللہ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	اگر	تم ہو

حالت سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ دی جائے

اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اور اگر تم

عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ

عَلٰى سَفَرٍ	وَّ	لَمْ تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ
سفر پر	اور	نہ پاؤ	لکھنے والا	تو گروی چیز (ہو)	قبضے میں دی ہوئی	پس اگر

سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (قرض خواہ کے) قبضے میں گروی چیز ہو اور اگر

(1) ـــ عربی کے اعتبار سے لفظ "یُضَآرَّ" کو معروف اور مجہول دونوں معنوں میں لیا جاسکتا ہے۔ مجہول کے اعتبار سے معنی ہوگا کہ کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ معروف پڑھنے کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ کاتب اور گواہ لین دین کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ

اَمِنَ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِى	اؤْتُمِنَ
اطمینان ہو	تمہارے بعض (کو)	بعض (پر)	تو چاہئے کہ ادا کردے	جسے	امانت دار سمجھا گیا

تمہیں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ (مقروض) جسے امانت دار سمجھا گیا تھا وہ

گواہی چھپانے کی ممانعت

اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا

اَمَانَتَهٗ	وَ	لْيَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ	وَ	لَا تَكْتُمُوا
اپنی امانت	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)	اور	نہ چھپاؤ

اپنی امانت ادا کردے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی

الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ

الشَّهَادَةَ	وَ	مَنْ	يَّكْتُمْهَا	فَاِنَّهٗ	اٰثِمٌ	قَلْبُهٗ	وَ
گواہی	اور	جو	چھپائے اسے	پس بیشک وہ	گناہ گار (ہے)	اس کا دل	اور

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور مخفی چیزوں کا حساب فرمائے گا

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ع ۳۹

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ
اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	جاننے والا	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں

اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ

وَ	مَا	فِى الْاَرْضِ	وَ	اِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِيْ	اَنْفُسِكُمْ
اور	جو کچھ	زمین میں	اور	اگر	تم ظاہر کرو	وہ جو	میں	تمہارے دلوں

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اسے ظاہر کرو

(1) — آیت نمبر 282 اور 283 پر غور کریں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خالصتاً دنیوی مالی معاملات میں بھی ہمیں کتنے واضح حکم ارشاد فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین کامل ہے کہ اس میں عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات تک کا بھی بیان ہے اور حقوق العباد نہایت اہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے ان کا بیان فرمایا ہے۔ نیز شریعت کے احکام میں بے پناہ حکمتیں ہیں اور ان میں ہماری بہت زیادہ بھلائی ہے۔

اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ

اَوْ	تُخْفُوْهُ	یُحَاسِبْكُمْ (1)	بِهِ	اللّٰهُ	فَیَغْفِرُ	لِمَنْ
یا	چھپاؤ اسے	حساب لے گا تم سے	اس کا	اللہ	تو بخش دے گا	(اس) کے لئے جسے

یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا

یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

یَّشَآءُ	وَ	یُعَذِّبُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
وہ چاہے	اور	عذاب دے گا	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ

قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِ	مِنْ
قدرت والا (ہے)	ایمان لایا	رسول	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	کی طرف سے

قادر ہے ○ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا

اصول اور ضروریاتِ ایمان کے حوالے سے جامع آیت

رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ

رَّبِّهٖ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓىٕكَتِهٖ
اس کے رب	اور	ایمان والے	سبھی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس کے فرشتوں

اور مسلمان بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں

وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ

وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَیْنَ اَحَدٍ
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں (پر)	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے کہ ہم اس کے کسی رسول پر

(1)۔۔۔ انسان کے دل میں کئی طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے وسوسہ اور عزم وارادہ۔ وسوسوں سے دل کو خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں، ان پر مواخذہ نہیں ہے۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد وارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انہی کا بیان اس آیت میں ہے کہ اپنے دلوں میں موجود چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا ان پر محاسبہ فرمائے گا۔

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫

مِّنْ	رُّسُلِهٖ	وَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
سے	اس کے رسولوں	اور	انہوں نے کہا	سنا ہم نے	اور	ہم نے اطاعت کی

ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور مانا،

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿٢٨٥﴾

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ	اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ ﴿٢٨٥﴾
تیری بخشش، معافی (مانگتے ہیں)	اے ہمارے رب	اور	تیری طرف	پھرنا، لوٹ کر آنا (ہے)

(ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ○

لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

لَا یُكَلِّفُ (1)	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تکلیف نہیں دیتا، بوجھ نہیں ڈالتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	اس کی وسعت، طاقت (کے مطابق)

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

آدمی کے اچھے برے عمل کی جزا اور سزا اسی کو ملے گی

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا

لَهَا	مَا	كَسَبَتْ (2)	وَ	عَلَیْهَا	مَا	اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا
اس (جان) کے لئے	جو	اس نے کمایا	اور	اس کے اوپر	جو	اس نے کمایا	اے ہمارے رب

کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کیلئے ہے اور کسی جان نے جو برا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب!

مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین

لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَا	اِنْ	نَّسِیْنَا	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا
گرفت نہ فرما ہماری	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم خطا کریں	اے ہمارے رب

اگر ہم بھولیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب!

(1)...اللہ تعالیٰ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، لہٰذا غریب پر زکوٰۃ نہیں، نادار پر حج نہیں، نماز میں کھڑا نہ ہو سکنے والے پر قیام فرض نہیں، معذور پر جہاد نہیں الغرض اس طرح کے بہت سے احکام معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ (2)...یہ آیت مبارکہ آخرت کے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کا معاملہ دنیا میں بھی پیش آتا رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی محنت کا پھل پاتا ہے، محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے جبکہ سست و کاہل اور کام چور کو اس کی سستی کا انجام دیکھنا پڑتا ہے۔

وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

وَ	لَا تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	اِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ (1)	عَلَى
اور	نہ رکھ	ہمارے اوپر	بھاری بوجھ	جیسے	تونے رکھا اسے	اوپر

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تونے ہم سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا

الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِنَا	رَبَّنَا	وَ	لَا تُحَمِّلْنَا
ان لوگوں کے جو	سے	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب	اور	نہ بوجھ ڈال ہمارے اوپر

لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ

مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَ	اعْفُ
وہ جو	نہیں	طاقت	ہمارے لئے (ہمیں)	اس کی	اور	معاف فرمادے، درگزر فرما

جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف

عَنَّا ۚ وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ وَ ارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ

عَنَّا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	اَنْتَ
ہم سے	اور	مغفرت فرما	ہمارے لئے (ہماری)	اور	رحم فرما ہم پر	تو

فرمادے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، تو

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع ٨

مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾
ہمارا مالک، مددگار (ہے)	پس مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)	قوم	کفر کرنے والے

ہمارا مالک ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○

(1)... بنی اسرائیل پر کئی احکام ہم سے زیادہ سخت تھے جیسے زکوٰۃ میں چوتھائی مال دینا۔ ان کے مقابلے میں ہم پر نہایت آسانیاں ہیں۔ لہٰذا اعتراف نعمت کے طور پر یہاں دعا میں عرض کیا جارہا ہے کہ اے ہمارے رب! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تونے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا۔ یاد رہے کہ ہم پر یہ کرم نوازیاں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں ہیں۔

آیات:200 | رکوع:20

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾

الٓمّٓ ﴿١﴾	اللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ (1)
حروف مقطعات	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے ○

آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت و شان کا بیان

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

نَزَّلَ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا (2)	لِّمَا
اس نے نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر	کتاب	حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾ مِنْ

بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	اَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾	مِنْ
ان کے آگے	اور	نازل فرمائی، اتاری	تورات	اور	انجیل	سے

کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی ○

(1)... "حَیّ" کا معنیٰ ہے "ایسا ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو" اور "قَیُّوْم" وہ ہے جو قائم بالذات یعنی بغیر کسی دوسرے کی محتاجی اور تصرف کے خود قائم ہو اور مخلوق کو قائم رکھنے والا ہو۔

(2)... معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے بعد نہ کوئی کتاب آنے والی اور نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے کیونکہ قرآن مجید نے گزشتہ کتابوں کی تصدیق کی ہے، بعد میں نہ کسی کتاب کے آنے کا تذکرہ کیا اور نہ بشارت دی جبکہ قرآن پاک کو چونکہ تورات و انجیل کے بعد آنا تھا اس لئے ان کتابوں میں قرآن کی بشارت پہلے سے دیدی گئی۔

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ

قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	اَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ
(اس سے) پہلے	ہدایت	لوگوں کے لئے	اور	نازل کیا، اتارا	حق و باطل میں فرق کرنے والا

لوگوں کو ہدایت دیتی اور (اللہ نے) حق و باطل میں فرق اتارا۔

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کی سزا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا، انکار کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	ان کے لئے	عذاب

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت

زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى

شَدِیْدٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ۝۴	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَخْفٰى (1)
سخت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا	بیشک	اللہ	پوشیدہ نہیں

عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ۝ بیشک اللہ پر

عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ ۝۵ هُوَ الَّذِیْ

عَلَیْهِ	شَیْءٌ	فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا	فِی السَّمَآءِ ۝۵	هُوَ	الَّذِیْ
اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	وہ (وہی ہے)	جو

کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں ۝ وہی ہے جو

انسان کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی

یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

یُصَوِّرُكُمْ (2)	فِی	الْاَرْحَامِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
صورت بناتا ہے تمہاری	میں	(ماؤں کے) رحموں	جیسی	چاہتا ہے	نہیں	کوئی معبود	مگر

ماؤں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

(1) ... آسمان و زمین کی ہر چیز، ہر وقت، تمام تر تفصیلات کے ساتھ بغیر کسی کی تعلیم و خبر معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، یہ وصف کسی بندے میں نہیں، کیونکہ مخلوق کو جو علم ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتانے سے ہے اور وہ بھی متناہی اور قابلِ فنا ہے۔ (2) ... ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار دینے سے کرتا ہے لہٰذا فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

معانی کے اعتبار سے آیات قرآنی کی قسمیں

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ۶ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ

عَلَیْكَ	اَنْزَلَ	الَّذِیْۤ	هُوَ	الْحَكِیْمُ ۝ ۶	الْعَزِیْزُ	هُوَ
تمہارے اوپر	نازل کی، اتاری	جو (جس نے)	وہ	حکمت والا	عزت والا، زبردست	وہ

(وہ) زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے تم پر

الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

اُمُّ الْكِتٰبِ	هُنَّ	مُّحْكَمٰتٌ	اٰیٰتٌ	مِنْهُ	الْكِتٰبَ
کتاب کی اصل (ہیں)	وہ	صاف معنی رکھتی (ہیں)	کچھ آیتیں	اس سے	کتاب

یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں

متشابہ آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے

وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

قُلُوْبِهِمْ	فِیْ	الَّذِیْنَ	فَاَمَّا	مُتَشٰبِهٰتٌ (1)	اُخَرُ	وَ
ان کے دلوں	میں	وہ لوگ جو	پس بہرحال	مشتبہ معنی والی (ہیں)	دوسری (وہ جو)	اور

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں

زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

مِنْهُ	تَشَابَهَ	مَا	فَیَتَّبِعُوْنَ	زَیْغٌ (2)
اس سے	مشتبہ (ہے)	(اس کے) جو	تو وہ پیچھے پڑتے ہیں	حق سے روگردانی، ٹیڑھا پن (ہے)

ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور

ربع

متشابہ آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ

مَا یَعْلَمُ	وَ	ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ	وَ	ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ
نہیں جانتا	اور (حالانکہ)	اس کی (باطل) تاویل تلاش کرنے (کے لئے)	اور	فتنہ چاہنے (کے لئے)

ان آیات کا (غلط) معنی تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا

(1) مُتَشَابِہ، وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنی یا تو سمجھ ہی نہیں آتے جیسے حروف مقطعات یا ان کے ظاہری معنی سمجھ تو آتے ہیں لیکن وہ مراد نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ کے "یَدٌ" یعنی "ہاتھ" اور "وَجْہٌ" یعنی "چہرہ" والی آیات۔ ان کے ظاہری معنی معلوم تو ہیں لیکن یہ مراد نہیں۔ (2)..... یہاں گمراہ اور بدمذہب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی خواہشات نفسانی کے پابند ہیں اور متشابہ آیات کے ظاہری معنی لیتے ہیں جو کہ صریح گمراہی بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے یا ایسے لوگ متشابہ آیات کی غلط تاویل کرتے ہیں۔

تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ

تَاْوِيْلَهٗۤ	اِلَّا	اللّٰهُ [1]	وَ	الرّٰسِخُوْنَ	فِي الْعِلْمِ	يَقُوْلُوْنَ
اس کی تاویل	مگر	اللہ	اور	پختگی رکھنے والے	علم میں	کہتے ہیں

صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ

اٰمَنَّا	بِهٖ	كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ رَبِّنَا	وَ
ہم ایمان لائے	اس کے ساتھ (اس پر)	(یہ) سب	سے	ہمارے رب کے پاس	اور

ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور

مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّاۤ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ [2]	رَبَّنَا	لَا تُزِغْ
نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اے ہمارے رب	ٹیڑھا نہ کر

عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اے ہمارے رب تو نے

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا

قُلُوْبَنَا	بَعْدَ	اِذْ	هَدَيْتَنَا	وَ	هَبْ	لَنَا
ہمارے دلوں (کو)	(اس کے) بعد	جب	تو نے ہدایت دی ہمیں	اور	عطا فرما	ہمارے لئے

ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَاۤ

مِنْ	لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ۝۸	رَبَّنَاۤ
سے	اپنے پاس	رحمت	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا فرمانے والا	اے ہمارے رب

اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ○ اے ہمارے رب!

1... محققین علماء نے فرمایا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان اس سے ارفع واعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی متشابہات کا علم عطا نہ فرمائے بلکہ اولیاء کرام کو بھی اس کا علم ملتا ہے۔ 2... اس سے معلوم ہوا کہ عقل بہت بڑی فضیلت اور خوبی ہے کہ اس کے ذریعے ہدایت و نصیحت ملتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس عقل سے ہدایت نہ ملے وہ بدترین حماقت ہے، جیسے طاقت اچھی چیز ہے لیکن جو طاقت ظلم کیلئے استعمال ہو وہ کمزوری سے بھی بدتر ہے۔

مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام

مغرور کافروں کی ایک چال

ع

إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ

إِنَّكَ	جَامِعُ النَّاسِ	لِيَوْمٍ	لَا	رَيْبَ	فِيهِ	إِنَّ
بیشک تو	لوگوں کو جمع کرنے والا	(اس) دن کے لئے	نہیں	کوئی شک	اس میں	بیشک

بیشک تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، بیشک

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ [1]	الْمِيعَادَ ﴿٩﴾	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ بیشک کافروں کے

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ

لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَ	لَا	أَوْلَادُهُمْ	مِّنَ
ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ	ان کی اولاد	سے

مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں کچھ بھی بچا نہ

اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ

اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَ	أُولٰٓئِكَ	هُمْ	وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾	كَدَأْبِ [2]
اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	وہ (وہی)	جہنم کا ایندھن (ہیں)	جیسے طریقہ (تھا)

سکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں ○ جیسا

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ۚ

اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	بِاٰيٰتِنَا
فرعون والوں (کا)	اور	وہ لوگ جو	سے	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

1 ـــ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے لہٰذا وہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت قطعی کفر ہے اور یہ کہنا کہ "جھوٹ بول سکتا ہے" یہ بھی کفر ہے۔

2 ـــ یعنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کافروں کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسا فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا کہ انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کافروں نے بھی ہماری آیات کو جھٹلایا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اسی طرح ان کے گناہوں پر ان کی بھی پکڑ فرمائے گا۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
تو پکڑلیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ۝

یہودیوں کا دنیوی اور اُخروی انجام

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ (1)	وَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے	اور

ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور

غزوۂ بدر میں سب کے لئے عبرت و نصیحت تھی

تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ

تُحْشَرُوْنَ	اِلٰى	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾	قَدْ	كَانَ
اکٹھے کئے جاؤ گے	کی طرف	جہنم	اور	کیا ہی برا	بچھونا (ہے)	تحقیق، بیشک	تھی

دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ۝ بیشک

لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَاؕ

لَكُمْ	اٰیَةٌ	فِیْ	فِئَتَیْنِ	الْتَقَتَا
تمہارے لئے	عظیم نشانی	میں	دو گروہوں	آپس میں ملے (آپس میں جنگ کی)

تمہارے لئے ان دو گروہوں میں بڑی نشانی ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	اُخْرٰى
ایک گروہ، ایک جماعت	لڑ رہی تھی	میں	اللہ کی راہ	اور	دوسری (جماعت)

(اُن میں) ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

(1)... اس آیت میں یہودیوں کے بارے غیبی خبر دی گئی کہ وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے، قتل کئے جائیں گے، گرفتار کئے جائیں گے اور ان پر جزیہ مقرر کیا جائے گا اور آخرت میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت تھوڑے ہی عرصے میں یہودی قتل بھی ہوئے، گرفتار بھی کئے گئے اور اہلِ خیبر پر جزیہ بھی مقرر کیا گیا اور قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ

كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ الْعَيْنِ	وَ
کفر کرنے والی (تھی)	وہ دیکھ رہے تھے انہیں	اپنے سے دو مثل، دگنا	کھلی آنکھ سے دیکھنا	اور

کافروں کا تھا جو کھلی آنکھوں سے مسلمانوں کو خود سے دگنا دیکھ رہے تھے اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اللّٰهُ	يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ
اللہ	تائید فرماتا ہے	اپنی مدد کے ساتھ	جس کی	چاہتا ہے	بیشک	میں	اس

اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

لَعِبْرَةً	لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾	زُيِّنَ (1)	لِلنَّاسِ
ضرور عبرت، نصیحت (ہے)	آنکھوں والوں کے لئے	آراستہ کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی	لوگوں کے لئے

عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے ○ لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی

لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنادی گئی

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

حُبُّ الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَ	الْبَنِيْنَ	وَ	الْقَنَاطِيْرِ	الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی محبت	سے	عورتوں	اور	بیٹوں	اور	خزانوں، ڈھیروں	جمع کئے ہوئے

محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

مِنَ	الذَّهَبِ	وَ	الْفِضَّةِ	وَ	الْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَ
سے	سونے	اور	چاندی (کے)	اور	گھوڑے	نشان لگائے گئے	اور

جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور

(1)... لوگوں کیلئے من پسند چیزوں کی محبت کو خوشنما بنادیا گیا ہے، چنانچہ عورتوں، بیٹوں، مال واولاد، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عمدہ سواریوں اور بہترین مکانات کی محبت لوگوں کے دلوں میں رچی ہوئی ہے اور اس آراستہ کئے جانے اور ان چیزوں کی محبت پیدا کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔

الْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَاللّٰهُ

الْاَنْعَامِ	وَ	الْحَرْثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (1)	وَ	اللّٰهُ
چوپایوں، مویشیوں	اور	کھیتی (کی)	یہ	دنیوی زندگی کا سامان	اور	اللہ

مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا سازو سامان ہے اور صرف

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (۱۴) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ

عِنْدَهٗ	حُسْنُ الْمَاٰبِ (۱۴)	قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَیْرٍ
اس کے پاس	اچھا ٹھکانہ (ہے)	تم کہو	کیا میں خبر دوں تمہیں	بہتر کی

اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے ○ (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتا دوں؟

مِّنْ ذٰلِكُمْؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

مِّنْ ذٰلِكُمْ	لِلَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	عِنْدَ رَبِّهِمْ
ان (چیزوں) سے	ان لوگوں کے لئے جو	ڈرے، پرہیزگاری اختیار کی	ان کے رب کے پاس

(سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
جنتیں، باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان (باغوں) کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ

وَ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	رِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	بیویاں	پاکیزہ	اور	رضامندی، خوشنودی	کی طرف سے (کی)	اللہ	اور	اللہ

اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ

جنت کی نعمتیں دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہیں

(1)... ہمارے لئے اس آیت میں بہت اعلیٰ درس ہے۔ ہم مسلمانوں کی اکثریت بھی انہی دنیاوی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہے، اہلِ خانہ اور اولاد کی وجہ سے حرام کمانا، مال و دولت کو اپنا مقصودِ اصلی سمجھنا، اسی کیلئے دن رات کوشش کرنا، بینک بیلنس بڑھانا، اپنے اثاثوں میں اضافہ کرنا، بہترین لباس، عمدہ مکانات اور شاندار گاڑی ہی تقریباً ہر کسی کا نصب العین اور مقصود و مطلوب ہے۔ اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی زندگی پر کچھ غور کرنا چاہئے۔

گناہوں کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے پناہ کی دعا

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾	اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا
دیکھنے والا	بندوں کو	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے

بندوں کو دیکھ رہا ہے ○ وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں،

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ﴿۱۶﴾

فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾
پس تو بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	بچالے ہمیں	آگ کے عذاب (سے)

تو تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○

متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگنا

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

اَلصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ	الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْمُنْفِقِيْنَ
صبر کرنے والے	اور	سچ بولنے والے	اور	اطاعت کرنے والے	اور	خرچ کرنے والے

صبر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ

وَ	الْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ (1)	شَهِدَ	اللّٰهُ
اور	مغفرت طلب کرنے والے	رات کے آخری حصوں میں (سحری کے وقت)	گواہی دی	اللہ (نے)

اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں) ○ اور اللہ نے گواہی دی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	اُولُوا الْعِلْمِ
کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اور	فرشتوں	اور	علم والوں (نے گواہی دی)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے

(1)...رات کا آخری پہر نہایت فضیلت والا ہے، یہ وقت خلوت اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے فرزند سے فرمایا تھا کہ ”مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحری کے وقت ندا کرے اور تم سوتے رہو۔“ لہٰذا اس وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز پڑھنے، توبہ و استغفار کرنے اور رب تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور مناجات کرنے میں مشغول ہونا عین سعادت ہے۔

قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

قَآئِمًۢا	بِالْقِسْطِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِیْزُ
قائم (ہو کر)	انصاف کے ساتھ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)	عزت والا، غلبے والا

انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

بارگاہِ الٰہی میں مقبول دین صرف "اسلام" ہے

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾	اِنَّ	الدِّیْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ (1)
حکمت والا	بیشک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام (ہے)

حکمت والا ○ بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

یہودیوں اور عیسائیوں کے باہمی اختلاف کا سبب حسد تھا

وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

وَ	مَا اخْتَلَفَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا
اور	اختلاف نہ کیا	ان لوگوں نے جو (جنہیں)	انہیں دی گئی	کتاب	مگر	سے	(اس کے) بعد	جو

اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا مگر اپنے پاس

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے کو تنبیہ

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْیًۢا	بَیْنَهُمْ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ
آیا ان کے پاس	علم	سرکشی، حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	جو	انکار کرے

علم آجانے کے بعد، اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔ اور جو

حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری احکام پہنچا دینا ہے

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾	فَاِنْ	حَآجُّوْكَ
اللہ کی آیتوں کا	تو بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	پھر اگر	وہ جھگڑا کریں تم سے

اللہ کی آیتوں کا انکار کرے تو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ پھر اے حبیب! اگر وہ تم سے جھگڑا کریں

(1)۔۔۔ ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لہٰذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول نہیں لیکن اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جو حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے، چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنایا ہے تو اب اگر کوئی کسی دوسرے آسمانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے دین کو نہ مانتا ہو تو اس کا کسی آسمانی دین کو ماننا بھی معتبر نہیں۔

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ

فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِيَ	لِلّٰهِ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِ
تو تم کہو	میں نے جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	(اس نے بھی) جس نے	پیروی کی میری

تو تم فرمادو: میں تو اپنا منہ اللہ کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَ

وَ	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْاُمِّيّٖنَ	ءَ
اور	تم کہو	ان لوگوں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	اَن پڑھوں (سے)	کیا

اور اے حبیب! اہلِ کتاب اور اَن پڑھوں سے فرمادو کہ کیا

اَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ

اَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ
تم نے اسلام قبول کیا	پھر اگر	وہ اسلام قبول کرلیں	تو تحقیق، بیشک	ہدایت پاگئے	اور

تم (بھی) اسلام قبول کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں جب تو انہوں نے بھی سیدھا راستہ پالیا اور

اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ
اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	تمہارے اوپر	پہنچادینا (ہے)	اور	اللہ	دیکھنے والا

اگر یہ منہ پھیریں تو تمہارے اوپر تو صرف حکم پہنچادینا لازم ہے اور اللہ بندوں کو

۱۰ع۲

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو شہید کرنے والوں کا انجام

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ [1]	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ
بندوں کو	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے ہیں

دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو

(1)... اس آیت میں بنی اسرائیل کے تین جرائم بیان کئے گئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات کا انکار کرنا۔ (2) انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنا۔ (3) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔ نیز اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ کے یہودیوں کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی تھے۔

النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَّ	يَقْتُلُوْنَ	الَّذِيْنَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ
نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	اور	قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم دیتے ہیں	انصاف کا

ناحق شہید کرتے ہیں اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (21) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

مِنَ	النَّاسِ	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ (21)	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
سے	لوگوں	تو بشارت دو انہیں	عذاب کی	دردناک	یہ	وہ لوگ جو

قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ○ یہی وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ

حَبِطَتْ (1)	اَعْمَالُهُمْ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ
ضائع ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا	اور	آخرت (میں)	اور	نہیں	ان کے لئے

جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ (22) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ (22)	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا
سے	مددگاروں	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جنہیں	دیا گیا	کچھ حصہ

کوئی مددگار نہیں ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

علماء یہود کا قرآن سے اعراض و روگردانی

مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ

مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُدْعَوْنَ	اِلٰى	كِتٰبِ اللّٰهِ	لِيَحْكُمَ
سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	کی طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کردے

دیا گیا (کہ جب انہیں) اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کا فیصلہ

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں کیونکہ یہودیوں نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا تھا جو سخت ترین بے ادبی ہے اور اس پر ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے۔

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ

هُمْ	وَ	مِّنْهُمْ	فَرِيْقٌ	يَتَوَلّٰى	ثُمَّ	بَيْنَهُمْ
وہ	اور	ان میں سے	ایک گروہ	منہ پھیر لیتا ہے	پھر	ان کے درمیان

کر دے تو پھر ان میں سے ایک گروہ بے رخی کرتے ہوئے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

قَالُوْا	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾
کہتے ہیں	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	یہ (بے رخی اور منہ پھیرنا)	منہ پھیرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لیتا ہے ○ یہ جرأت انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں:

نجات اور بخشش کے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ

وَّ	مَّعْدُوْدٰتٍ	اَيَّامًا	اِلَّآ	النَّارُ	لَنْ تَمَسَّنَا
اور	گنے ہوئے، گنتی کے	دن	مگر	آگ	ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن اور انہیں

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ (1)	دِيْنِهِمْ	فِيْ	غَرَّهُمْ
(ان باتوں نے) جو وہ گھڑتے تھے	ان کے دین	کے بارے میں	دھوکے میں ڈالا ہوا ہے انہیں

ان کی (ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے ○

نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۪ وَ

وَ	فِيْهِ	لَا رَيْبَ	لِيَوْمٍ	جَمَعْنٰهُمْ	اِذَا	فَكَيْفَ
اور	اس میں	کوئی شک نہیں	(اس) دن کے لئے	ہم جمع کریں گے انہیں	جب	تو کیسا (حال ہوگا)

تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور

(1) ... ہمارے لئے اس میں درسِ عبرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی تباہی اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ عمل سے منہ پھیر کر صرف آرزو اور امید کی دنیا میں گھومتی رہتی ہے۔ جو شخص لاکھوں روپے کمانے کی تمنا رکھتا ہے لیکن اس کیلئے محنت کرنے کو تیار نہیں وہ کبھی ایک روپیہ بھی نہیں کما سکتا۔ جو قوم ترقی کرنے کی خواہشمند ہو لیکن اپنی بد اعمالیاں، کام چوریاں اور خیانتیں چھوڑنے کو تیار نہیں وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتی۔

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾
پورا پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(بدلہ اس کا) جو	اس نے کمایا	اور	وہ	ظلم نہ کیے جائیں گے

ہر جان کو اس کی پوری کمائی دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے دلائل

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ [1]	تُؤْتِی	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	ملک، سلطنت	جسے	چاہے

یوں عرض کرو، اے اللہ! مُلک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ
اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت	جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے

اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ

وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ
اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو

اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِی	النَّهَارِ	وَ	تُوْلِجُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	تو داخل کرتا ہے	رات	میں	دن	اور	تو داخل کرتا ہے

ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ تو رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور

[1] سلطنت و حکومت بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں جن کے زمانے میں ان کے فنا ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ آج ان کے نام و نشان مٹ گئے۔ یونان کا سکندرِ اعظم، عراق کا نمرود، ایران کا کسریٰ و نوشیرواں، ضحاک، فریدوں، جمشید، مصر کے فرعون، منگول نسل کے چنگیز اور ہلاکو خان بڑے بڑے نامور حکمران اب صرف قصے کہانیوں میں رہ گئے اور باقی ہے تو رب العالمین کا نام حاکمیت باقی ہے اور اسی کو بقا ہے۔

کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

النَّهَارَ	فِي	الَّيْلِ	وَ	تُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَ
دن	میں	رات	اور	تو نکالتا ہے	زندہ (کو)	سے	مردہ	اور

دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور

تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

تُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَيِّ	وَ	تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ
نکالتا ہے	مردہ (کو)	سے	زندہ	اور	تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾	لَا يَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِيْنَ
حساب کے بغیر، بے حساب	نہ بنالیں	ایمان والے	کفر کرنے والوں (کو)

بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اَوْلِيَآءَ (1)	مِنْ	دُوْنِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
دوست	سے	سوا	ایمان والوں (کے)	اور	جو	کرے گا	یہ (ایسا)

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا

فَلَيْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِيْ شَيْءٍ	اِلَّا	اَنْ	تَتَّقُوْا
تو نہیں ہے (اس کا کوئی تعلق)	سے	اللہ	کسی چیز میں	مگر	یہ کہ	تم ڈرو

تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے

(1)... کفار سے دوستی ومحبت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنالیا جائے بلکہ اجازت کی جگہ بھی باطل کے مقابلے میں ڈٹ جانا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے۔

مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَ	یُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ
ان سے	کچھ ڈرنا	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	کی طرف	اللہ

کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْمَصِیْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

الْمَصِیْرُ ﴿۲۸﴾	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِیْ	صُدُوْرِكُمْ	اَوْ	تُبْدُوْهُ
لوٹنا، پھرنا (ہے)	تم کہو	اگر	تم چھپاؤ	وہ جو	میں	تمہارے سینوں	یا	ظاہر کرو اسے

لوٹنا ہے ○ تم فرمادو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

یَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
جانتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ یَوْمَ تَجِدُ

فِی الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾	یَوْمَ	تَجِدُ(1)
زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	(جس) دن	پائے گی

زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ (یاد کرو) جس دن

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۛۚ وَّ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَیْرٍ	مُّحْضَرًا	وَّ
ہر جان	جو	اس نے عمل کیا	سے	بھلائی، نیکی	سامنے، موجود، حاضر	اور

ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے

اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی اور ظاہری بات جانتا ہے

برے اعمال کرنے والوں کو قیامت کے دن حسرت ہوگی

(1)... سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 30،29 ہر شخص کی اصلاح کیلئے کافی ہے۔ اس آیت پر جتنا زیادہ غور کریں گے اتنا ہی دل میں خوفِ خدا پیدا ہوگا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی۔

مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ

مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ	اَنَّ
جو	اس نے عمل کیا	سے	برائی	تمنا کرے گی، چاہے گی (وہ جان)	کاش	کہ

موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش

بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَ

بَيْنَهَا	وَ	بَيْنَهٗٓ	اَمَدًۢا بَعِيْدًا	وَ
اس (برے کام) کے درمیان	اور	اس (شخص) کے درمیان	دور دراز کا فاصلہ (ہوتا)	اور

اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور

يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۳۰ ؑ قُلْ

يُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌ	بِالْعِبَادِ ۳۰	قُلْ
ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر	تم کہو

اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے حبیب! فرمادو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ (1)	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِيْ (2)	يُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ
اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ (سے)	تو پیروی کرو میری	محبت رکھے گا تم سے	اللہ

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳۱

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۳۱
اور	بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت محبت الٰہی کی دلیل ہے

(1) ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والا ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اختیار کرے۔ (2) ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔

اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

قُلْ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ [1]	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول (کی)	پھر اگر	وہ (لوگ) منہ پھیریں	تو بیشک	اللہ

تم فرمادو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے

لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا

لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰۤى	اٰدَمَ	وَ	نُوْحًا
پسند نہیں فرماتا	کفر کرنے والوں (کو)	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا	آدم	اور	نوح

کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک اللہ نے آدم اور نوح

وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ ذُرِّیَّةً

وَّ	اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اٰلَ عِمْرٰنَ	عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾	ذُرِّیَّةً
اور	ابراہیم کی اولاد	اور	عمران کی اولاد (کو)	پر	تمام جہانوں	(یہ) ایک نسل (ہے)

اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا ○ یہ ایک نسل ہے

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کی نذر

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ۚ اِذْ قَالَتِ

بَعْضُهَا	مِنْۢ بَعْضٍ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾	اِذْ	قَالَتِ
اس کے بعض	بعض سے (ہیں)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب	کہا

جو ایک دوسرے سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ (یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّیْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا
عمران کی بیوی (نے)	اے میرے رب	بیشک میں	میں منت مانتی ہوں	تیرے لئے	(اس کی) جو

عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے نذر مانتی ہوں کہ

(1)۔۔۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول، اپنی خوشنودی اور قرب کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غیر مشروط اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا۔ اب رضا و قربِ الٰہی صرف رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت و اطاعت اور اتباع و غلامی کے صدقے ملے گا اور اس کے علاوہ ہر راستہ مردود ہے۔

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے میلاد اور دیگر واقعات میلاد کا تذکرہ

فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

فِیْ بَطْنِیْ	مُحَرَّرًا	فَتَقَبَّلْ	مِنِّیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ
میرے پیٹ میں (ہے)	آزاد کیا ہوا	پس تو قبول فرما	مجھ سے	بیشک تو	تو (ہی)	سننے والا

میرے پیٹ میں جو اولاد ہے وہ خاص تیرے لئے آزاد (وقف) ہے تو تو مجھ سے (یہ) قبول کرلے بیشک تو ہی سننے والا

الْعَلِیْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

الْعَلِیْمُ ﴿٣٥﴾	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
جاننے والا	پھر جب	اس نے جنا اسے	(تو) کہا	اے میرے رب	بیشک میں

جاننے والا ہے ○ پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو

وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

وَضَعْتُهَآ	اُنْثٰی	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعَتْ
میں نے جنا ہے اسے	لڑکی	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	اس (عورت) نے جنا

لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا

وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا

وَ	لَیْسَ	الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰی	وَ	اِنِّیْ	سَمَّیْتُهَا
اور	نہیں ہے	(اس کا مانگا ہوا) لڑکا	(اس) لڑکی کی طرح	اور	بیشک میں	میں نے نام رکھا اس کا

اور وہ لڑکا (جس کی خواہش تھی) اس لڑکی جیسا نہیں (جو اسے عطا کی گئی) اور (اس نے کہا کہ) میں نے اس بچی کا نام

مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ

مَرْیَمَ	وَ	اِنِّیْٓ	اُعِیْذُهَا(1)	بِكَ	وَ	ذُرِّیَّتَهَا	مِنَ
مریم	اور	بیشک میں	پناہ میں دیتی ہوں اسے	تیری	اور	اس کی اولاد (کو)	سے

مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے

(1)۔۔۔ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ نے حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کی اولاد کیلئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ لہٰذا یہ مقبول الفاظ ہیں، اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہو گا۔

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾	فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُوْلٍ
شیطان	مردود	پس قبول فرمایا اسے	اس کے رب (نے)	قبولیت کے ساتھ

تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اسے اچھی طرح

حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ

حَسَنٍ	وَّ	اَنْۢبَتَهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	وَّ
اچھی	اور	بڑھایا اسے، پروان چڑھایا اسے	بڑھانا، پروان چڑھانا	اچھا	اور

قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا اور

كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا

كَفَّلَهَا	زَكَرِیَّا	كُلَّمَا	دَخَلَ	عَلَیْهَا	زَكَرِیَّا
(اللہ نے) کفالت، نگہبانی میں دیا اسے	زکریا (کی)	جب کبھی	داخل ہوا	اس پر	زکریا

زکریا کو اس کا نگہبان بنادیا، جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ

الْمِحْرَابَ	وَجَدَ [1]	عِنْدَهَا	رِزْقًا	قَالَ	یٰمَرْیَمُ
محراب (عبادت خانے میں)	اس نے پایا	اس کے پاس	رزق	اس نے کہا	اے مریم

جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم!

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اَنّٰى	لَكِ	هٰذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ
کہاں سے (آیا)	تیرے لئے	یہ (رزق)	(مریم نے) کہا	وہ	سے	اللہ کے پاس	بیشک

یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی والدہ کی دعا کی مقبولیت

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو غیب سے رزق ملتا

[1]..... جب حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عبادت خانے میں حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس جاتے تو وہاں بے موسم کے پھل پاتے۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان پھلوں کے بارے دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو کرامات سے نوازتا اور ان کے ہاتھوں پر خلاف عادت چیزیں ظاہر فرماتا ہے۔

قرابیہ عمر میں پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

اللّٰهَ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾	هُنَالِكَ[1]	دَعَا	زَكَرِيَّا
اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	وہیں (اسی جگہ)	دعا کی	زکریا (نے)

اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ وہیں زکریا نے اپنے رب سے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ	لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ
اپنے رب (سے)	کہا، عرض کی	اے میرے رب	تو عطا فرما	میرے لئے (مجھے)	سے	اپنے پاس

دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً[2]	اِنَّكَ	سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اولاد	پاکیزہ	بیشک تو	دعا سننے والا (ہے)	تو آواز دی اسے	فرشتوں (نے)

عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے ○ تو فرشتوں نے اسے پکار کر کہا

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف

وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

وَ	هُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِي	الْمِحْرَابِ	اَنَّ	اللّٰهَ
اور (جبکہ)	وہ	کھڑے	نماز پڑھ رہے تھے	میں	محراب، نماز کی جگہ	بیشک	اللہ

جبکہ وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًۢا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
خوشخبری دیتا ہے تمہیں	یحییٰ کی	تصدیق کرنے والا	ایک کلمہ کی	کی طرف سے	اللہ	اور

آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور

1 ... جس جگہ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوا ہو وہاں دعا مانگنی چاہئے جیسے جس مقام پر حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق ملتا تھا وہیں حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی۔ اسی لئے خانہ کعبہ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اقدس اور مزاراتِ اولیاء پر دعا مانگنے میں زیادہ فائدہ ہے کہ یہ رحمتِ الٰہی کی بارش برسنے کے مقامات ہیں۔

2 ... معلوم ہوا کہ صرف اولاد کی دعا نہیں کرنی چاہئے کہ اولاد تو سخت آزمائش بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا پاکیزہ کردار و عمل والی اولاد کی دعا کرنی چاہئے تاکہ اس سے دنیا و آخرت کا سکھ ملے۔

سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ

سَیِّدًا	وَّ	حَصُوْرًا	وَّ	نَبِیًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾	قَالَ
سردار	اور	عورتوں سے بچنے والا	اور	نبی	سے	نیک لوگوں	اس نے عرض کی

وہ سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور صالحین میں سے ایک نبی ہوگا ○ عرض کی:

رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ

رَبِّ	اَنّٰى	یَكُوْنُ	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	قَدْ
اے میرے رب	کہاں سے	ہوگا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک

اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا حالانکہ

بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِیْ عَاقِرٌؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَفْعَلُ

بَلَغَنِیَ	الْكِبَرُ	وَ	امْرَاَتِیْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	یَفْعَلُ
پہنچ گیا مجھے	بڑھاپا	اور	میری بیوی	بانجھ (ہے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے

مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے

بچے کی بشارت ملنے پر حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

مَا یَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةًؕ قَالَ

مَا	یَشَآءُ ﴿۴۰﴾	قَالَ	رَبِّ	اجْعَلْ	لِّیْۤ	اٰیَةً (1)	قَالَ
جو	وہ چاہتا ہے	عرض کی	اے میرے رب	تو بنا دے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا

کرتا ہے ○ عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ اللہ نے فرمایا:

اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًاؕ

اٰیَتُكَ	اَلَّا تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا
تیری نشانی	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرے گا	لوگوں (سے)	تین دن	مگر	اشارے (سے)

تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات چیت کر سکو گے

حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی درخواست پر حمل ٹھہرنے کی نشانی کا تقرر

(1)۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمل ٹھہر جانے کی صورت میں علامت ظاہر ہونے کا عرض کیا تاکہ اس وقت اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہو جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح فرزند ملنے پر ربّ عَزَّوَجَلَّ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، عقیقہ، صدقہ، خیرات، نوافل سب اسی نعمت کا شکریہ ہے اور چونکہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن اور کائنات کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں اس لئے اس نعمت کا شکریہ ہم میلاد کی صورت میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱ ع

وَ	اذْكُرْ	رَّبَّكَ	كَثِيْرًا	وَّ	سَبِّحْ	بِالْعَشِيِّ	وَ	الْاِبْكَارِ ۝۴۱
اور	یاد کر	اپنے رب (کو)	بہت	اور	پاکی بیان کر	شام میں	اور	صبح

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو ○

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی عظمت وشان کی بشارت

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ

وَ	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىكِ	وَ
اور	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا تمہیں	اور

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم، بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اطاعت وعبادت الٰہی کا حکم

طَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲ يٰمَرْيَمُ

طَهَّرَكِ	وَ	اصْطَفٰىكِ	عَلٰى	نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲ (1)	يٰمَرْيَمُ
خوب پاکیزہ کر دیا تمہیں	اور	چن لیا تمہیں	پر	تمام جہان کی عورتوں	اے مریم

تمہیں خوب پاکیزہ کر دیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے ○ اے مریم!

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

اقْنُتِيْ	لِرَبِّكِ	وَ	اسْجُدِيْ	وَ	ارْكَعِيْ
اطاعت کر، ادب سے کھڑی ہو	اپنے رب کے لئے (کے حضور)	اور	سجدہ کر	اور	رکوع کر

اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور اس کی بارگاہ میں سجدہ کرو اور رکوع والوں

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳	ذٰلِكَ	مِنْ	اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ (2)	نُوْحِيْهِ
رکوع کرنے والوں کے ساتھ	یہ	سے	غیب کی خبروں	ہم وحی (القا) کرتے ہیں اسے

کے ساتھ رکوع کرو ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر

(1)...اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا افضل ترین عورتوں میں سے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہوتی ہیں، نیز اس سے ولیہ کی شان بھی ظاہر ہو رہی ہے۔

(2)...اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات جو قرآن وحدیث میں آئے سب غیب کی خبریں ہیں۔

اِلَیْكَؕ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

اِلَیْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَیْهِمْ	اِذْ	یُلْقُوْنَ (1)	اَقْلَامَهُمْ
تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس	جب	ڈال رہے تھے	اپنی قلمیں

تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ

اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ۪ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ

اَیُّهُمْ	یَكْفُلُ	مَرْیَمَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَیْهِمْ	اِذْ
ان میں کون	کفالت، پرورش کرے گا	مریم (کی)	اور	تم نہیں تھے	ان کے پاس	جب

ان میں کون مریم کی پرورش کرے گا اور تم ان کے پاس نہ تھے جب

یَخْتَصِمُوْنَ (۴۴) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ

یَخْتَصِمُوْنَ (۴۴)	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یٰمَرْیَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُبَشِّرُكِ
وہ جھگڑ رہے تھے	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	بشارت دیتا ہے تجھے

وہ جھگڑ رہے تھے ○ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ

بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ	اسْمُهُ	الْمَسِیْحُ	عِیْسَى	ابْنُ مَرْیَمَ
ایک کلمہ کی	اپنی طرف سے	اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ بن مریم ہوگا۔

وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (۴۵) ۙ وَ

وَجِیْهًا	فِی الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مِنَ	الْمُقَرَّبِیْنَ (۴۵)	وَ
وجاہت والا، عزت والا	دنیا میں	اور	آخرت	اور	سے	قرب والوں	اور

وہ دنیا و آخرت میں بڑی عزت والا ہوگا اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا ○ اور

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف

1۔۔۔ چونکہ بہت سے لوگ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پرورش کے امیدوار تھے، اس لئے آپس میں بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام معاملات میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں ساتھ لیجانے کیلئے ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرمایا کرتے تھے۔

يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

يُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَّ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ (1)
وہ کلام کرے گا	لوگوں (سے)	جھولے میں	اور	پکی عمر (میں)	اور	سے	نیک لوگوں

وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہوگا ○

بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	وَلَدٌ	وَّ
(مریم نے) عرض کی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا	میرے لئے	بچہ	اور (حالانکہ)

(مریم نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ	بَشَرٌ	قَالَ	كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ
نہیں چھوا مجھے	کسی آدمی (نے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے

مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے، "ہوجا" تو وہ کام فوراً ہوجاتا ہے ○

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتاب و حکمت کی تعلیم

وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج

وَ	يُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾
اور	(اللہ) سکھائے گا اسے	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا ○

(1)... مجموعی طور پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 45 اور 46 میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہت سی صفات بیان ہوئیں، جیسے کلمۃُ اللہ ہونا، مسیح ہونا، حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیٹا ہونا، بغیر باپ کے پیدا ہونا، دنیا و آخرت میں عزت والا ہونا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ قرب و منزلت رکھنے والا ہونا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نعت خوانی سنتِ الٰہیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ

وَ	رَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (1)	اَنِّیْ	قَدْ
اور	رسول	کی طرف	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	بیشک میں	تحقیق، بیشک

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ

جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	اَنِّیْۤ	اَخْلُقُ
آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب	بیشک میں	بناتا ہوں

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

لَكُمْ	مِّنَ	الطِّیْنِ	كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ	فَاَنْفُخُ	فِیْهِ
تمہارے لئے	سے	مٹی	پرندے کی صورت جیسی	پھر پھونک ماروں گا	اس میں

مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

فَیَكُوْنُ	طَیْرًۢا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اُبْرِئُ (2)	الْاَكْمَهَ
تو وہ ہو جاتا ہے	پرندہ	اللہ کے حکم سے	اور	میں تندرست کر دیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	پیدائشی اندھے

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو

وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	الْاَبْرَصَ	وَ	اُحْیِ	الْمَوْتٰى	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	برص والے، سفید داغ والے (کو)	اور	زندہ کرتا ہوں	مردے	اللہ کے حکم سے	اور

اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور

(1)... معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ یہی بات موجودہ بائبل میں بھی موجود ہے۔

(2)... شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا شرک نہیں لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا اور دافع البلاء ہیں، یا اللہ عزوجل کے پیارے اولاد عطا فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں مردے زندہ کرتا ہوں، میں لاعلاج بیماروں کو اچھا کرتا ہوں، میں غیبی خبریں دیتا ہوں، حالانکہ یہ تمام کام رب تعالیٰ کے ہیں۔

اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ

اُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	تَاْكُلُوْنَ	وَ	مَا	تَدَّخِرُوْنَ	فِیْ
خبر دیتا ہوں تمہیں	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کھاتے ہو	اور	جو	ذخیرہ کرتے ہو	میں

تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں

بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بُیُوْتِكُمْ (1)	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اپنے گھروں	بیشک	میں	اس	ضرور نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِیْنَ ۚ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیَّ	مِنَ
ایمان والے	اور	تصدیق کرنے والا (ہوں)	کے لئے جو (اس کی جو)	میرے آگے (ہے)	سے

ایمان رکھتے ہو ○ اور مجھ سے پہلے جو توریت کتاب ہے اس کی تصدیق کرنے والا

التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ

التَّوْرٰىةِ	وَ	لِاُحِلَّ (2)	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ	حُرِّمَ
تورات	اور	تاکہ میں حلال کردوں	تمہارے لئے	بعض	وہ (چیزیں) جو	حرام کی گئیں

بن کر آیا ہوں اور اس لئے کہ تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی

عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫

عَلَیْكُمْ	وَ	جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
تمہارے اوپر	اور	میں آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب

تمہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کے مقاصد

(1)... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا غیب کی خبریں جانتے ہیں اور یہ بھی کہ محبوبانِ خدا کیلئے علومِ غیبیہ ماننا توحید کے منافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار کرنا توحید کے منافی ہے۔ (2)... اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِذنِ خداوندی سے حلال و حرام قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیونکہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے بعض سابقہ حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّیْ [1]	وَ	رَبُّكُمْ
تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	بیشک	اللہ	میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى

فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾	فَلَمَّاۤ	اَحَسَّ	عِیْسٰى
تو عبادت کرو اس کی	یہ	راستہ	سیدھا	پھر جب	محسوس کیا، جانا	عیسیٰ (نے)

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ○ پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

مِنْهُمُ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ	اَنْصَارِیْۤ [2]	اِلَى	اللّٰهِ	قَالَ
ان سے	کفر	کہا، فرمایا	کون	میرا مددگار (ہوگا)	کی طرف	اللہ	کہا

کفر پایا تو فرمایا: اللہ کی طرف ہو کر کون میرا مددگار ہوتا ہے؟ مخلص ساتھیوں

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ

الْحَوَارِیُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ (کے دین) کے مددگار (ہیں)	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

نے کہا: "ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور

اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

اشْهَدْ	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾	رَبَّنَاۤ	اٰمَنَّا
آپ گواہ ہو جائیں	کہ ہم	اسلام لانے والے (ہیں)	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے

آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان

اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں کا ایمان لانا

(1)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے کا اقرار اور اپنی ربوبیت یعنی رب ہونے کا انکار ہے اس میں عیسائیوں کا رد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء کے معجزات یا کرامات ماننا شرک نہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم نے انہیں رب مان لیا۔ اس سے مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کو عبرت پکڑنی چاہیے۔ (2)... اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ مصیبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں سے مدد مانگنا سنتِ پیغمبر ہے۔

کافروں کا مکر اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چار اعزاز

ع ۵ / ۱۳

بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

فَاكْتُبْنَا	الرَّسُوْلَ	اتَّبَعْنَا	وَ	اَنْزَلْتَ	بِمَاۤ
پس تو لکھ دے ہمیں	رسول (کی)	ہم نے پیروی کی	اور	تو نے نازل کیا، اتارا	ساتھ جو (اس پر جو)

لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اِتباع کی پس ہمیں

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ

اللّٰهُ	مَكَرَ (1)	وَ	مَكَرُوْا	وَ	مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾
اللہ (نے)	خفیہ تدبیر فرمائی	اور	انہوں نے مکر کیا	اور	گواہی دینے والوں کے ساتھ

گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے ○ اور کافروں نے خفیہ منصوبہ بنایا اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی

وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى

یٰعِیْسٰۤى	اللّٰهُ	قَالَ	اِذْ	خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾	اللّٰهُ	وَ
اے عیسیٰ	اللہ (نے)	فرمایا	جب	سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا	اللہ	اور

اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ!

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ

وَ	اِلَیَّ	رَافِعُكَ	وَ	مُتَوَفِّیْكَ (2)	اِنِّیْ
اور	اپنی طرف	اٹھانے والا ہوں تجھے	اور	پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں تجھے	بیشک میں

میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ

جَاعِلُ	وَ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	مِنَ	مُطَهِّرُكَ
بنانے والا ہوں	اور	کفر کیا	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	سے	خوب پاک کرنے والا ہوں تجھے

تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا اور تیری

(1) اردو زبان میں لفظ ”مکر“ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز شانِ الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب عربی میں بھی دھوکے کے معنی میں معروف ہے اس لئے عربی میں بھی جواز کے کسی واضح قرینے کے بغیر شانِ الٰہی میں نہ بولا جائے، آیت میں جہاں کہیں مذکور ہوا ہے وہاں وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

(2) آیت کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کا دعویٰ کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ تَوَفِّی کا حقیقی معنی ہے ”پورا کرنا“ اور مجازی طور پر موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو اس وقت تک لفظ کا حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی مراد نہیں لیا جاسکتا۔

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْكَ (1)	فَوْقَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا
ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	پیروی کی تمہاری	اوپر (غالب)	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا

پیروی کرنے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ

اِلٰى	يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَيَّ	مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ
تک	قیامت کے دن	پھر	میری طرف (ہوگا)	پلٹنا تمہارا	تو میں فیصلہ کردوں گا

غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں

بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا

بَيْنَكُمْ	فِيْمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾	فَاَمَّا
تمہارے درمیان	(اس) میں جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے	پس بہرحال

تم جھگڑتے تھے ان باتوں کا میں تمہارے درمیان فیصلہ کردوں گا ○ پس

کافروں کی دنیا اور آخرت کی سزا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَاُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِيْدًا	فِي الدُّنْيَا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو میں عذاب دوں گا انہیں	عذاب	سخت	دنیا میں

جو لوگ کافر ہیں تو میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾	وَ	اَمَّا
اور	آخرت	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں	اور	بہرحال

دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ○ اور

اہلِ ایمان کا اجر و ثواب

(1)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ماننے والوں سے مراد ہے "ان کو صحیح طور پر ماننے والے" اور صحیح ماننے والے یقیناً صرف مسلمان ہیں کیونکہ یہودی تو ویسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دشمن ہیں اور عیسائی انہیں خدا مانتے ہیں تو یہ "ماننا" تو بدترین قسم کا "نہ ماننا" ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور یہ کہیں، نہیں، ہم تو آپ کو بھی معبود مانیں گے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَیُوَفِّیْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورا دے گا انہیں	ان کے اجر

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ

وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾	ذٰلِكَ	نَتْلُوْهُ	عَلَیْكَ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	یہ	ہم پڑھتے ہیں اسے	تمہارے اوپر

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ یہ جو ہم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں

مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باپ کے بغیر پیدا ہوئے

مِنَ	الْاٰیٰتِ	وَ	الذِّكْرِ	الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾	اِنَّ	مَثَلَ عِیْسٰی	عِنْدَ اللّٰهِ
سے	آیات	اور	نصیحت	حکمت والی	بیشک	عیسیٰ کی مثال	اللہ کے نزدیک

کچھ نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہے ○ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ

كَمَثَلِ اٰدَمَ	خَلَقَهٗ	مِنْ	تُرَابٍ [1]	ثُمَّ	قَالَ	لَهٗ	كُنْ
آدم کی مثال جیسی (ہے)	(اللہ نے) بنایا اسے	سے	مٹی	پھر	فرمایا	اس سے	ہو جا

آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: "ہو جا"

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾

قرآنی باتوں میں شک نہ کرنے کا حکم

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُنْ [2]	مِّنَ	الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾
تو وہ ہو گیا	حق	کی طرف سے	تمہارے رب	تو تم نہ ہونا	سے	شک کرنے والوں

تو وہ فوراً ہو گیا ○ اے سننے والے! حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○

1 ... یعنی جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر نطفہ کے ہے، ایسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تو جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا تعالیٰ کے بیٹے نہ ہوئے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا تعالیٰ کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

2 ... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں شک نہیں کر سکتے۔

حضرت عیسیٰ کے بارے میں جھگڑنے والوں کو مباہلے کا چیلنج

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِيْهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ

مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	علم	تو تم کہو	آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)

جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ

وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا	وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ
اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں	اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر

اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ

نَبْتَهِلْ (1)	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾	اِنَّ
ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں	بیشک

مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○ بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

هٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ	اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ
یہ	ضرور وہ	خبریں	حق، سچی	اور	نہیں	سے	کوئی معبود	مگر	اللہ

یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(1) مباہلہ کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ دو مد مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔ یاد رہے کہ مباہلہ دین کے قطعی مسائل میں ہونا چاہیے، نہ کہ غیر قطعی مسائل میں لہٰذا اسلام کی حقانیت پر تو مباہلہ ہو سکتا ہے۔ حنفی شافعی اختلافی مسائل میں نہیں۔

اہلِ کتاب کو کلمہ اسلام کی طرف آنے کی دعوت

ع ٦ / ١٤

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
اور	بیشک	اللہ	ضرور وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌۢ	بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
تو بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	فساد کرنے والوں کو	تم کہو	اے اہلِ کتاب

تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے ○ اے حبیب! تم فرمادو، اے اہلِ کتاب!

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ

تَعَالَوْا (1)	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍ	بَیْنَنَا	وَ	بَیْنَكُمْ
تم آؤ	کی طرف	ایک کلمہ	برابر (ہے)	ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان

ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ

اَلَّا نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	لَا نُشْرِكَ	بِهٖ
کہ ہم عبادت نہیں کریں گے	مگر	اللہ (کی)	اور	ہم شریک نہیں کریں گے	اس کے ساتھ

وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ

شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ
کسی چیز (کو)	اور	نہیں بنائے گا	ہمارا بعض	بعض (کو)	رب	سے	اللہ کے سوا

ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے

(1) ۔۔۔اس آیت میں اختلاف ختم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ بیان کیا ہے کہ جو مشترکہ اور متفقہ چیزیں ہیں انہیں طے کرلیا جائے تاکہ اختلافی امور ممتاز ہوجائیں اور ان کی تعداد کم ہوجائے اور بحث صرف انہی پر منحصر رہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جب بحث کی جاتی ہے تو کبھی اختلافی موضوع زیرِ بحث آتا ہے اور کبھی اتفاقی پر بحث شروع ہوجاتی ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو کہہ دو (اے مسلمانو)	تم گواہ ہو جاؤ	ساتھ (اس پر) کہ ہم

پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: "تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِیْۤ	اِبْرٰهِیْمَ
مسلمان (ہیں)	اے اہلِ کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	(کے بارے) میں	ابراہیم

سچے مسلمان ہیں" ○ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ

وَ	مَاۤ	اُنْزِلَتِ	التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِیْلُ	اِلَّا	مِنْۢ
اور (حالانکہ)	نہیں	نازل کی گئی، اتاری گئی	تورات	اور	انجیل	مگر	سے

حالانکہ توریت اور انجیل تو اتری ہی

بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا

بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ (1)	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	حَاجَجْتُمْ	فِیْمَا
اس کے بعد	کیا تو تمہیں عقل نہیں	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے	(اس) میں جو

ان کے بعد ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِیْمَا	لَیْسَ
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم (ہے)	تو کیوں	جھگڑتے ہو	(اس) میں جو	نہیں ہے

پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جھگڑنے والوں کا رد

(1) ـــ معلوم ہوا کہ بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا سنتِ الٰہیہ ہے، ان کی عظمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ نیز اس آیت سے علمِ تاریخ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہاں تاریخ پر ہی حقیقت کا مدار ہے۔ فی زمانہ علمِ تاریخ کی ویسے بھی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے زمانے کے بہت سے گمراہ لوگ تاریخ کو مسخ کرکے ہی لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ البتہ اپنے طور پر ہر ایک کو تاریخ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ موجودہ تاریخ میں بہت سی گمراہ کن باتیں شامل ہیں۔ بے علم آدمی پڑھے گا تو گمراہ ہو جائے گا۔ کسی مستند عالم کی رہنمائی میں تاریخ پڑھنی چاہئے۔

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ

مَا كَانَ	اِبْرٰهِيْمُ	يَهُوْدِيًّا	وَّ	لَا	نَصْرَانِيًّا	وَّ	لٰكِنْ	كَانَ
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور	نہ	عیسائی	اور	لیکن	وہ تھے

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ

حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

حَنِيْفًا	مُّسْلِمًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾
حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	مسلمان	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں

ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

اِنَّ	اَوْلَى النَّاسِ (1)	بِاِبْرٰهِيْمَ	لَلَّذِيْنَ
بیشک	سب لوگوں میں زیادہ قریب	ابراہیم کے	ضرور وہ لوگ ہیں جو (جنہوں نے)

بیشک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ

اتَّبَعُوْهُ	وَ	هٰذَا	النَّبِيُّ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اللّٰهُ
پیروی کی تھی اس کی	اور	یہ	نبی	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اللہ

ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے قریبی ہونے کے حقدار

(1)۔۔۔اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے: (1) نبی سے قرب ان کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ بغیر ایمان کے محض ان کی اولاد ہونے سے۔ (2) مسلمان ہی سچے ابراہیمی ہیں چنانچہ اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں اسلام میں موجود ہیں جیسے: حج، قربانی، ختنہ، داڑھی وغیرہ۔ (3) بزرگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جیسے یہاں آیت میں حقانیت کی علامت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے صحیح نسبت و تعلق کو بیان فرمایا ہے۔

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾	وَدَّتْ	طَآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ
ایمان والوں کا والی، مددگار (ہے)	چاہتا ہے	ایک گروہ	سے	اہل کتاب	اگر، کاش

ایمان والوں کا مددگار ہے ○ کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح

يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

يُضِلُّوْنَكُمْ (1)	وَ	مَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور	وہ گمراہ نہیں کررہے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ صرف خود کو گمراہ کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	کفر کرتے ہو	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَ
گواہی دیتے ہو	اے اہل کتاب	کیوں	ملاتے ہو	حق (کو)	باطل کے ساتھ	اور

خود گواہ ہو ○ اے کتابیو! حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور

تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ

تَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	قَالَتْ
(کیوں) چھپاتے ہو	حق	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	کہا

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ○ اور کتابیوں کے

اہل کتاب چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ کر دیں

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ

حق کو باطل سے ملانے اور چھپانے پر اہل کتاب کو تنبیہ

یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے ایک سازش

ربع ۱۵

(1) یاد رہے کہ کفار کے گروہ مسلمانوں کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے کوششیں ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً کفر و ارتداد کی تحریکیں چلتی رہتی ہیں اور اب تو فلموں، ڈراموں، مزاحیہ پروگراموں اور خصوصاً گانوں نے تو تباہی مچا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى

طَّآىٕفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	عَلَى
ایک گروہ (نے)	سے	اہل کتاب	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اوپر

ایک گروہ نے کہا: جو ایمان والوں پر نازل ہوا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَ	اكْفُرُوْۤا
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	دن کے شروع (صبح ایمان لاؤ)	اور	انکار کردو

صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو انکار کردو۔

اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا

اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ (1)	وَ	لَا تُؤْمِنُوْۤا	اِلَّا
اس کے آخر (شام میں)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں، پھر جائیں	اور	ایمان نہ لاؤ (یقین نہ کرو)	مگر

ہو سکتا ہے (کہ اس طرح مسلمان بھی اسلام سے) پھر جائیں ○ اور (مزید آپس میں کہا کہ) صرف اسی کا یقین کرو

لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

لِمَنْ	تَبِعَ	دِیْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدَى اللّٰهِ
(اسی) کا جو	پیروی کرے	تمہارے دین (کی)	تم کہو	بیشک	ہدایت	اللہ کی ہدایت (ہی ہے)

جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ اے حبیب! تم فرما دو کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ

اَنْ یُّؤْتٰۤى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیْتُمْ	اَوْ
(اس بات کا یقین نہ کرو) کہ دیا گیا ہوگا	کسی ایک (کو)	(ان فضائل کی) مثل	جو	تم دیے گئے	یا

(اور یہ سازشی آپس میں کہتے ہیں کہ اس کا بھی یقین نہ کرو) کہ کسی اور کو بھی ویسا مل سکتا ہے جو تمہیں دیا گیا یا

① اس بات سے باخبر رہنا چاہئے کہ کافروں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج بھی ایسی سازشیں پکڑی جاتی ہیں کہ جھوٹی قلموں، جھوٹی رپورٹوں اور جھوٹی تصویروں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے۔ اس وقت کفار میڈیا کو اس مقصد کیلئے بطورِ خاص استعمال کر رہے ہیں۔

نبوت محض فضلِ الٰہی ہے

يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُحَآجُّوْكُمْ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
وہ (مسلمان) غالب آجائیں گے تم پر	تمہارے رب کے پاس	تم کہو	بیشک	فضل

کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے اوپر غالب آسکتا ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ فضل تو

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

بِيَدِ[1] اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ[2]	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے اس کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

یقیناً اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾	يَّخْتَصُّ[3]	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وسعت والا	علم والا	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص فرمالیتا ہے اور

امانت کی ادائیگی میں اہل کتاب کے دو گروہوں کا حال

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ

اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾	وَ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ
اللہ	فضل والا	عظیم، بڑے	اور	سے	اہل کتاب	(کوئی وہ ہے) جو

اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور اہلِ کتاب میں کوئی تو وہ ہے

اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ

اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُّؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ
اگر	تم امانت رکھ دو اس کے پاس	ایک ڈھیر کے ساتھ	وہ ادا کردے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)

کہ اگر تم اس کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں (پورا پورا) ادا کردے گا

(1)۔۔۔ لفظ "ید" کا لفظی ترجمہ "ہاتھ" ہے اور یہاں اس سے قبضہ اور قدرت مراد ہے۔ (2)۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اعمال سے نہیں ملتی، یہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔ (3)۔۔۔ اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ جسے چاہے خاص فرمالیتا ہے اور نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے ملتی ہے اس میں ذاتی محنت کا دخل نہیں۔ ہاں اب اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبوت کا دروازہ بند کردیا تو اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ

وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِدِیْنَارٍ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اگر	تم امانت رکھو اس کے پاس	ایک دینار کے ساتھ

اور انہی میں سے کوئی وہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو

لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ

لَّا یُؤَدِّهٖۤ	اِلَیْكَ	اِلَّا	مَا	دُمْتَ	عَلَیْهِ
وہ ادا نہیں کرے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)	مگر	جب تک	تم رہو	اس کے (سر) پر

تو جب تک تم اس کے سر پر کھڑے نہیں رہو گے وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا۔

قَآىِٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی

قَآىِٕمًا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَیْسَ	عَلَیْنَا	فِی
کھڑے	یہ (بددیانتی)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	انہوں نے کہا	نہیں ہے	ہمارے اوپر	میں

(ان کی) یہ بددیانتی اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

الْاُمِّیّٖنَ	سَبِیْلٌ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ (1)
ان پڑھوں (کے معاملے)	کوئی راہ (کوئی مؤاخذہ)	اور	وہ کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ

اَن پڑھوں کے معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور یہ اللہ پر جان بوجھ کر

وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ

وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنے عہد، وعدے کو	اور

جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو اپنا وعدہ پورا کرے اور

متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

(1) اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے اور ظلم کے طور پر کسی کا مال دبا لینا حرام ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے مذہب کا ہو۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کی رات حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان لوگوں کی امانتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری دے کر گئے جو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا ارادہ کر رہے تھے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی غور فرمائیں کہ وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل پیرا ہیں یا غیروں کے طریقے پر؟ اس وقت عمومی طور پر مسلمان دنیا میں نیک نام نہیں ہیں۔

اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (۷۶) اِنَّ

اتَّقٰى	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ (۷۶)	اِنَّ
ڈرے، پرہیز گاری اختیار کرے	تو بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	بیشک

پرہیز گاری اختیار کرے تو بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ

الَّذِيْنَ	يَشْتَرُوْنَ (1)	بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَ	اَيْمَانِهِمْ
وہ لوگ جو	خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اللہ کے عہد، وعدے کے بدلے	اور	اپنی قسموں (کے بدلے)

وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	لَا	خَلَاقَ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ
قیمت	تھوڑی	یہ لوگ	نہیں	کوئی حصہ	ان کے لئے	آخرت میں	اور

تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، اِن لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَا يُكَلِّمُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا يَنْظُرُ	اِلَيْهِمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کلام نہیں فرمائے گا ان سے	اللہ	اور	نظر نہیں کرے گا	ان کی طرف	قیامت کے دن

اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا

وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۷۷) وَ اِنَّ

وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ (۷۷)	وَ	اِنَّ
اور	پاک نہیں کرے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	اور	بیشک

اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور یقیناً

اللہ تعالیٰ کے عہد سے پھرنے اور جھوٹی قسمیں کھانے والوں کا انجام

[illegible]

(1)... یہودیوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ وہ نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں گے لیکن ان کے علماء اور سرداروں نے اپنے مفادات کی خاطر تورات میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل کی آیتوں کو بدل دیا اور لوگوں سے چھپا کر رکھا اور اپنی تحریفات پر جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ دنیوی مال کی خاطر عہدِ الٰہی سے پھرنے اور قسموں کو توڑنے پر اس آیت میں شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

مِنْهُمْ	لَفَرِيْقًا	يَلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ	بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ (1)
ان میں سے	ضرور ایک گروہ	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب کے ساتھ	تاکہ تم سمجھو اسے

ان اہلِ کتاب میں سے کچھ وہ ہیں جو زبان کو مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ

مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ
کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور

کہ یہ بھی کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور

يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

يَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کہتے ہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَ	يَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾
اور	کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں

اور یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ
نہیں ہے (کوئی حق)	کسی آدمی کے لئے	کہ دے اسے	اللہ	کتاب	اور	حکم، حکمت

کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ اسے کتاب و حکمت

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی عبادت کی نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں

(1) آج کل بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو توحید کی آیتیں پڑھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شانِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سود، پردے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں ردوبدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سننے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

وَ	النُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ	لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ	بندے	میرے لئے (میرے)

اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	كُوْنُوْا	رَبّٰنِيّٖنَ (1)
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ) ہو جاؤ	اللہ والے، رب کے بندے

بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا

بِمَا	كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَ	بِمَا
بسبب (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بسبب (اس کے) جو

کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لَا يَاْمُرَكُمْ	اَنْ تَتَّخِذُوْا	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بنالو	فرشتوں	اور

کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو ○ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور

النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

النَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ	بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ	تم (ہو)

نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تمہیں تمہارے مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم

(1)۔۔۔ ربانی کے معنی ہیں نہایت دیندار، عالم با عمل اور فقیہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے، جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بے کار ہے۔

حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

ع ٨

مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ

لَمَاۤ	النَّبِیّٖنَ	مِیْثَاقَ (1)	اللّٰهُ	اَخَذَ	اِذْ	وَ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾
ضرور جو	نبیوں (سے)	عہد، وعدہ	اللہ (نے)	لیا	جب	اور	اسلام والے

دے گا؟ ○ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ

اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

رَسُوْلٌ	جَآءَكُمْ	ثُمَّ	حِكْمَةٍ	وَّ	كِتٰبٍ	مِّنْ	اٰتَیْتُكُمْ
عظیم رسول	آئے تمہارے پاس	پھر	حکمت	اور	کتاب	سے	میں دوں تمہیں

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ

وَ	بِهٖ	لَتُؤْمِنُنَّ	مَعَكُمْ	لِّمَا	مُّصَدِّقٌ
اور	اس پر	ضرور ضرور تم ایمان لانا	تمہارے ساتھ	(اس) کی جو	تصدیق کرنے والا

جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور

لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ

اَخَذْتُمْ	وَ	ءَاَقْرَرْتُمْ	قَالَ	لَتَنْصُرُنَّهٗ
تم نے لے لیا	اور	کیا تم نے اقرار کر لیا	(اللہ نے) فرمایا	ضرور ضرور مدد کرنا اس کی

ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کر لیا اور اس (اقرار) پر

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

قَالَ	اَقْرَرْنَا	قَالُوْۤا	اِصْرِیْ	ذٰلِكُمْ	عَلٰی
فرمایا	ہم نے اقرار کر لیا	انہوں نے عرض کی	بھاری ذمہ میرا	اس (اقرار)	پر

میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، "ہم نے اقرار کر لیا" (اللہ نے) فرمایا:

(1)... اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم فضائل بیان ہوئے ہیں۔ علماء کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔ ان کی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۵۰۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ

فَاشْهَدُوْا	وَ	اَنَا	مَعَكُمْ	مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾	فَمَنْ
تو گواہ رہو	اور	میں	تمہارے ساتھ	گواہی دینے والوں میں سے (ہوں)	پھر جو

تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○ پھر جو کوئی

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

تَوَلّٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾
منحرف ہو جائے	بعد	اس (اقرار کے)	تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے ○

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ	يَبْغُوْنَ	وَ	لَهٗۤ
کیا تو اللہ کے دین کے علاوہ	وہ (دوسرا دین) چاہتے ہیں	اور (حالانکہ)	اس کے لئے

کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ

اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

اَسْلَمَ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ
گردن جھکائے ہوئے ہیں	جو	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	خوشی (سے)	اور

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں

كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

كَرْهًا	وَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	قُلْ	اٰمَنَّا (1)	بِاللّٰهِ	وَ
مجبوری (سے)	اور	اس کی طرف	وہ لوٹائے جائیں گے	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا ○ اور تم یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور

اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا ضروری ہے

(1)... یاد رہے کہ ہمیں سب انبیاء اور کتابوں کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہوگا اور ہم تفصیلی احکام میں اطاعت و اتباع صرف حضور پر نور، محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کریں گے۔

مَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى

مَاۤ	اُنْزِلَ	عَلَیْنَا	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	عَلٰۤى
(اس پر) جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	ہمارے اوپر	اور	جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	اوپر

جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا ہے اس پر اور جو

اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد (کے)

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

وَ	مَاۤ	اُوْتِیَ	مُوْسٰى	وَ	عِیْسٰى	وَ	النَّبِیُّوْنَ	مِنْ
اور	جو	دیا گیا	موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	نبیوں (کو)	کی طرف سے

اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا

رَّبِّهِمْ۪-لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ٘-وَ نَحْنُ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَیْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَ	نَحْنُ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور	ہم

(اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ نیز) ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ(۸۴) وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا

لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ (۸۴)	وَ	مَنْ	یَّبْتَغِ	غَیْرَ الْاِسْلَامِ (1)	دِیْنًا
اس کے لئے	گردن جھکانے والے	اور	جو	تلاش کرے	اسلام کے علاوہ	کوئی دین

ہم اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا

دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں

(1)... اللہ تعالیٰ نے واضح طور قرآن پاک میں کئی جگہ فرمادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرے لیکن جب تک مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں اور اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے۔

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ

فَلَنْ يُّقْبَلَ	مِنْهُ	وَ	هُوَ	فِى الْاٰخِرَةِ	مِنَ
تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	اس سے (وہ دین)	اور	وہ (ہوگا)	آخرت میں	سے

تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾	كَيْفَ	يَهْدِى	اللّٰهُ	قَوْمًا [1]	كَفَرُوْا
نقصان، خسارہ اٹھانے والوں	کیسے	ہدایت دے گا	اللہ	(اس) قوم (کو جنہوں نے)	کفر کیا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ○ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد

مرتد ہونے والوں کی سزا

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوْۤا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ	حَقٌّ
اپنے ایمان کے بعد	اور (حالانکہ)	انہوں نے گواہی دے دی	کہ، بیشک	رسول	سچا (ہے)

کفر کو اختیار کیا اور وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ (یہ) رسول سچا ہے

وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

وَّ	جَآءَهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ
اور (حالانکہ)	آچکی ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

اور ان لوگوں کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾	اُولٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمْ	اَنَّ	عَلَيْهِمْ	لَعْنَةَ اللّٰهِ	وَ
ظلم کرنے والے	یہ لوگ	ان کی جزا، بدلہ	(یہ ہے) کہ	ان کے اوپر	اللہ کی لعنت	اور

ہدایت نہیں دیتا ○ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور

[1] — مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان پہچان کر منکر ہوگئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت نحوست ہے نیز معلوم ہوا کہ حسد نہایت خبیث بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھتے انکار کر دیتا ہے اور یہ حسد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ	النَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
فرشتوں	اور	لوگوں	سب کی (لعنت ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس (لعنت یا عذاب) میں

فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہے ○ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾
ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	وہ	مہلت دیے جائیں گے

نہ ان سے عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اِلَّا	الَّذِيْنَ	تَابُوْا (1)	مِنْۢ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	وَ
مگر	وہ لوگ جو	توبہ کرلیں	سے	بعد	اس (کفر کے)	اور

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کے بعد توبہ کرلی اور

ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں

اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾	اِنَّ
اپنی اصلاح کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	بیشک

اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	ثُمَّ	ازْدَادُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اپنے ایمان کے بعد	پھر	زیادہ ہو گئے، بڑھ گئے

وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں اور

(1)... یاد رہے کہ توبہ ہر گناہ سے مقبول ہے حتی کہ ارتداد سے بھی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہے۔

كَفَرُوْا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ

كَفَرُوْا	لَّنْ تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ (1)	وَ	اُولٰٓىِٕكَ
کفر (میں)	(تو) ہرگز قبول نہ کی جائے گی	ان کی توبہ	اور	یہ لوگ

بڑھ گئے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا

هُمُ	الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا
وہ (وہی)	گمراہ ہونے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے

گمراہ ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

حالتِ کفر میں مرنے والوں کی سزا

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يُّقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا	سے	ان میں سے کسی ایک

مر گئے، ان میں سے کوئی اگرچہ اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

مِّلْءُ الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَّلَوِ افْتَدٰى	بِهٖ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ
پوری زمین بھر	سونا	اگرچہ وہ فدیہ دے	اس کے ساتھ	یہ لوگ	ان کے لئے

پوری زمین کے برابر سونا بھی دے تو ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	وَّ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾
عذاب	دردناک	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ○

ع ٩ ١٧

(1)۔۔ آیت میں فرمایا گیا کہ "جو کفر کرے اور اس میں بڑھتا جائے اس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی" اس کا یا تو یہ معنی ہے کہ ان کی معافی نہیں کیونکہ یہ توبہ ہی نہیں کرتے یا یہ معنی ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ ان کی توبہ دل سے نہیں بلکہ منافقانہ ہوتی ہے، دل میں کفر بھرا ہوتا ہے اور زبان سے توبہ کر رہے ہوتے ہیں ایسی توبہ ہرگز قبول نہیں۔ البتہ جو توبہ دل سے کی جائے وہ ضرور مقبول ہے۔